REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS,
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

REGD. NO. P. 67

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲

شمارہ ۴۵

ایڈیٹر :- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر :- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالک غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۲ر شوال ۱۳۹۳ ہجری ۸ر نبوت ۱۳۵۲ ہش ۸ر نومبر ۱۹۷۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۶ر نبوت د نومبر، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۶ر اکتوبر کی براستہ لندن ربوہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شامل حال رکھے آمین۔

قادیان ۶ر نبوت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ان دنوں یورپ کے احمدیہ سنٹرز کا دورہ فرما رہے ہیں۔ آپ نے ۲۸ر اکتوبر کو کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں عید الفطر کی۔ عید کے بعد ایک روز کے لئے سویڈن جاکر پھر واپس کوپن ہیگن تشریف لے آئے اور وہاں پر دو روز قیام کرکے ہیگ (ہالینڈ) جانے کا پروگرام ہے۔ اس جگہ دو روز قیام کرکے لندن واپس تشریف لے جانے والے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس قادیان لائے۔ آمین۔

★ قادیان میں سیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

عید الفطر کی تقریب سعید کے سلسلہ میں

قادیان میں جماعت احمدیہ کی طرف سے معززین شہر کی دعوت

قادیان ۲ر نومبر۔ حسب دستور سابقہ امسال بھی عید الفطر کی بابرکت تقریب میں اپنے غیر مسلم بھائیوں کو بھی شریک کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے نظارت امور عامہ کے زیر انتظام کوارٹر مہمان خانہ میں ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا جس میں بطور مہمان خصوصی جناب ڈی۔ سی صاحب و ایس۔ پی صاحب ضلع گورداسپور و جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے کے علاوہ بٹالہ کے چند ایڈووکیٹ صاحبان نیز قادیان کے بہت سے غیر مسلم معززین شہر مدعو تھے۔

جناب ڈی۔ سی صاحب اور ایس۔ پی صاحب اپنی دیگر مصروفیات کی بناء پر تشریف نہ لا سکے۔ تاہم دیگر غیر مسلم معززین اور چیدہ چیدہ احمدی افراد کی اس موقع پر چائے، مٹھائی، پھل اور دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی۔ ہندو مسلم اور سکھ بھائیوں کا ایک ساتھ مل کر نہایت خوشگوار ماحول میں شریک دعوت ہونا بہت ہی حسین منظر پیش کر رہا تھا۔ ہماری دعا ہے کہ سب ہندوستانی خواہ وہ ہندو ہوں یا سکھ ہوں یا عیسائی ہوں یا مسلمان، آپس میں ہمیشہ دلی محبت اور پیار اور خلوص کے جذبات کے ساتھ متحد ہو کر اپنے ملک کی ترقی، بہبودی اور خوشحالی کا اہم کردار ادا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

دعوت عصرانہ کے بعد کوارٹر مہمان خانہ ہی میں محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی صدارت میں ایک مختصر سا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کے آغاز میں عزیز عنایت اللہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک پُر اثر نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کا پہلا شعر ہے ؎

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

نظم کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے روزہ اور عید الفطر کی حقیقت کے موضوع پر ایک مختصر تقریر کی جس میں انہوں نے روزہ کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے کہا کہ روزہ روحانی، اخلاقی اور جسمانی لحاظ سے ایک نہایت ہی اہم عبادت ہے۔ اسی لئے ہر مذہب و ملت کے انبیاء، رشی، منی، اوتار اور دیگر بزرگ خاص طور پر اس کی پابندی کرتے آئے ہیں۔ اس لحاظ سے روزہ ہر مذہب میں کسی نہ کسی صورت میں پایا جاتا ہے۔ البتہ اسلام نے اس کو ایک مکمل صورت میں رائج کیا ہے اور اس میں میانہ روی کے طریق کو ملحوظ رکھا ہے۔ چنانچہ روحانی لحاظ سے روزہ تنویر قلب، تعلق باللہ اور قبولیت دعا کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ تو جسمانی لحاظ سے بہت سی بیماریوں کا علاج بھی ہے۔ اور اخلاقی لحاظ سے انسان کے اندر اپنے غریب بھائیوں کے دکھ درد کا احساس پیدا کرکے ان کے تئیں ہمدردی کے جذبات کو ابھارتا ہے۔ اور پھر لگاتار ایک مہینہ کی اس ریاضت کے نتیجہ میں اجتماعی طور پر محنت اور مشقت برداشت کرنے کی عادت اور قربانی و ایثار کی روح پیدا ہوتی ہے۔ جس سے انسان اپنے ملک و قوم اور انسانیت کی خدمت کر سکنے کے قابل ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ جب انسان ایک مہینہ کی لمبی ریاضت اور تپسیا کو مکمل کرکے روحانی، اخلاقی اور جسمانی فوائد حاصل کر لیتا ہے تو طبعاً اس کے دل میں خوشی پیدا ہوتی ہے کہ میں نے اپنے خدا کے حکم کو پورا کیا۔ سو اسی خوشی کے اظہار اور اپنے رب کے حضور ہدیۂ تشکر پیش کرنے کے لئے اسلام میں عید الفطر کا تیوہار مقرر کیا گیا ہے۔

بعدہٗ محترم جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم۔ ایل۔ اے نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ اپنے پرانے مراسم اور ان کے محبت اور پیار بھرے سلوک سے میں ہمیشہ ہی متاثر رہتا ہوں۔ اور اس خوشی کے موقع پر جماعت نے ہم کو بھی شامل کیا ہے۔ جس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں عید کی دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور جیسا کہ آپ نے ابھی مولوی صاحب کی تقریر میں روزہ کی حقیقت سنی ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک مہینہ کے روزے رکھ کر اس کے فوائد حاصل کرنے کی توفیق دی ہے جس کے لئے میں مکرر مبارکباد دیتا ہوں بیان جاری رکھتے ہوئے محترم باجوہ صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیش کردہ نظم کے مضامین کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کا ہر مذہب اور ہر بزرگ سب کا بھلا چاہتے ہیں حضرت بابا نانک صاحبؒ نے بھی انہی خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ اور یہی وہ صاف دلی اور اعلیٰ اخلاق ہیں جن کے نتیجہ میں انسانیت کا قیام ہوتا ہے۔ اور ہمیں بھی باہم دیگر ایک دوسرے کے ساتھ اپنے بزرگوں کی طرح پیار محبت سے رہ کر انسانیت کا علمبردار بننا چاہیئے۔ آخر میں موصوف نے ایک بار پھر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور سب معززین شہر کی طرف سے عید کی مبارکباد دی۔

اجلاس کے آخر میں محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے بحیثیت ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ایک مختصر برجستہ خطاب سے نوازتے ہوئے جملہ معززین شہر کا اس خوشی کی تقریب میں شمولیت کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ بس ازیں بعد دعا یہ خوشگوار مجلس و تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح ۱۳۵۲ ہش منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے بیاسیویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۳ء مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے۔ تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کرکے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

المعلن: ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ رنبوّت ۱۳۵۲ ہش

عالمی توجّہ کا مرکز ــــ نہر سویز

قرآن کریم عظیم الشّان پیش گوئیوں سے بھرا ہؤا ہے۔ یہ پیش گوئیاں نہ صرف یہ کہ نزولِ قرآن کے وقت میں پُوری ہوئی ہیں یا اسلام کی گذشتہ تیرہ صدیوں میں روزِ روشن کے طور پر ظاہر ہوکر اسلام کی صداقت کا نشان بنتی رہی ہیں بلکہ بے شمار ایسی قرآنی پیش گوئیاں بھی ہیں جو خود ہمارے زمانہ میں پوری ہوکر اِس وقت ہر متلاشیٔ حق کو صداقتِ اسلام کی دعوت دے رہی ہیں۔ منجملہ اُن کے نہرِ سویز کے بارہ میں وہ عظیم الشان پیش گوئی ہے جس کا ذکر سورۃ رحمٰن میں آتا ہے۔

آج سے چودہ سو سال پہلے نہ تو کوئی نہر سویز کے نام سے آشنا تھا اور نہ اس کی عظمت واہمیت کا کسی کو کچھ علم تھا۔ مگر عالم الغیب خدا نے اپنے پاک بندے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنِ مجید کے ذریعہ نہ صرف اس نہر کے نکالے جانے کی خبر بتائی بلکہ ساتھ ہی اس خطّہ کو عالمی توجّہ کا مرکز بن جانے کے اہم نکات کی بھی نشان دہی فرمادی۔

سورت رحمٰن کی آیت نمبر ۲۰ و ۲۱ میں اللہ تعالےٰ اپنے بندے کو ایک بڑی ہی اہمیت کی خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے :۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝

کہ اس نے دو سمندروں کو اس طرح چلایا ہے کہ وہ ایک وقت میں مل جائیں گے۔ سردست اُن کے درمیان ایک روک ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہوسکتے۔ پھر ایک آیت چھوڑ کر آیت نمبر ۲۳ میں مل جانے والے ان سمندروں کی علامت بتائی کہ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ کہ ان دونوں سے موتی اور مونگا نکلتے ہیں۔ ان تینوں آیات میں اس بات کی خبر دی گئی ہے کہ دو ایسے سمندروں کو ملا دیا جائے گا جو اگرچہ نزولِ قرآن کے وقت درمیانی روک کی وجہ سے ایک دوسرے سے الگ تھلگ ہیں۔ مگر وقت آتا ہے کہ یہ روک دُور ہو جائے گی اور دونوں مل جائیں گے۔ چنانچہ یہ پیش از وقوع خبر ۱۸۶۹ء میں اس وقت پُوری ہوئی جبکہ نہرِ سویز کی کھدائی کے ذریعہ بحیرۂ قُلزم اور بحیرۂ احمر کو ملا دیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس جدید عظیم آبی شاہراہ کے ذریعہ بڑے بڑے سمندری جہاز آنے جانے لگے۔ عجیب بات ہے کہ اسی جگہ آگے چل کر آیت نمبر ۲۵ میں صاف صاف لفظوں میں جہازوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ فرماتا ہے :۔

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝

یعنی بہت بڑے بڑے جہاز جو سمندروں میں پہاڑوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں سب خدا کی قدرت کا کرشمہ ہیں۔ مطلب یہ کہ اس آبی شاہراہ کے کھلنے کا بڑے بڑے جہازوں کی آمد و رفت سے گہرا تعلق ہو گا۔ چنانچہ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ نہرِ سویز کے کھل جانے سے مغرب سے مشرق کو سفر کرنے کے سلسلہ میں سات ہزار میل لمبی مسافت کی بچت ہوئی۔ اس کے نہ ہونے سے مغرب سے مشرق کو یا مشرق سے مغرب کو آنے جانے والوں کو برّاعظم افریقہ کا پُورا چکر لگانا پڑتا تھا۔ علاوہ تجارتی فوائد کے مشرق و مغرب کے بین المملکتی سیاسی تعلقات پر بھی غیر معمولی اثر پڑا۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ خطّہ اس وقت عالمی توجّہ کا غیر معمولی مرکز بنا ہؤا ہے۔

جب تک انگریزوں کا نہرِ سویز پر تسلّط رہا اسے بحیرۂ روم کی کُنجی کہا جاتا رہا۔ جنگِ عظیم کے موقعہ پر اسی نہر نے اتحادیوں کے لئے جو اہم پارٹ ادا کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پھر حال ہی میں ۱۹۵۶ء میں جب مصر نے سویز کینال کو قومیانے کا اعلان کیا تو اس کا یہ اعلان فرانس اور برطانیہ کو سخت ناگوار گزرا۔ تب اسرائیل کی خاطر دونوں نے متحد ہوکر مصر پر دھاوا بول دیا۔ فرانسیسی اور برطانوی بمباروں نے مصری بندرگاہوں پر خوب بم برسائے اس وقت رُوس کی دھمکی نے حملہ آوروں کو پسپا ہونے پر مجبور کیا۔ تاہم یاد ہوگا کہ مصر نے اپنے طور پر جوابی کارروائی کے طور پر نہرِ سویز میں بڑے بڑے جہاز خود ہی غرق کرکے اس آبی شاہراہ کو ایک وقت تک بند ہی کر دیا۔ پھر جب مصر کی جنگی فضا صاف ہوئی تو ہالینڈ کی ایک کمپنی کے ذریعہ نہر کی صفائی عمل میں آئی اور جہازوں کی آمد و رفت کا سلسلہ بحال ہؤا۔

اس واقعہ کے نو سال بعد ۱۹۶۷ء میں ایک بار پھر یہ آبی شاہراہ دُنیا کی غیر معمولی توجہ کا اُس وقت مرکز بنی جب اسرائیل نے نہرِ سویز کے اندر سے اپنے جہاز گزارنے پر ناواجب حق جتایا جس کے بعد جون ۶۷ء کو ایسا عرب اسرائیل تصادم ہؤا کہ اسرائیل نے امریکہ کی مدد سے مصر کو صحرائے سینائی سے دھکیل کر ایک طرف اپنی فوجوں کو نہرِ سویز کے مشرقی کنارے لا کھڑا کیا، تو دوسری طرف ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ نہرِ سویز کی آبی شاہراہ ابھی تک بند پڑی ہے۔ گو مصریوں کو اس وجہ سے کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ جس کا ہر قیمت پر کھولا جانا مصریوں کے حق میں ہے۔ لیکن مغربی اقوام بھی اس کی اہمیت سے غافل نہیں ہیں۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۷۳ء کی حالیہ عرب اسرائیل جنگ میں جب مصری افواج کی ہمت اور کامیاب حکمتِ عملی نے نہر کے مشرقی کنارے سے اسرائیلیوں کو مار بھگایا۔ اور صدر سادات نے نہر کے جلد کھول دینے کا اعلان کیا تو باوجودیکہ جنگ بندی کی بات چیت چل رہی تھی، امریکہ کی طرف سے اسلحہ کی مدد کے بل پر اسرائیل نے بڑی چالاکی سے نہر کے مغربی کنارے کے ایک معمولی سے علاقہ پر قبضہ کر لیا۔ تا نہرِ سویز پر مصر کا کامل تسلّط نہ ہونے پائے۔ ساتھ کے ساتھ یہ بھی کیا گیا کہ اگرچہ اس جنگ کے آغاز ہی سے بحیرۂ روم میں امریکی بحری بیڑہ موجود تھا اور اس سے اسرائیل کو اسلحہ کی بھرپور مدد پہنچائی جاتی رہی۔ اس کو کافی نہ جانتے ہوئے جنگی مشقوں کے نام سے بحرِ ہند اور خلیج فارس میں بھی امریکی بحری جہاز گھومنے لگے۔ امریکہ کی طرف سے ایسا کرنے میں علاوہ دیگر مقاصد کے تیل پیدا کرنے والے ممالک کو اپنی قوت سے مرعوب کرنے کے بڑا مقصد نہرِ سویز پر نگاہ رکھنا بھی سمجھا جاتا ہے۔

اپنے محلِ وقوع کے اعتبار سے نہرِ سویز کو جو اہمیت حاصل ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ پہلے تو اُسے بحیرۂ روم کی کنجی کہا جاتا تھا۔ دُنیا کے بدلے ہوئے سیاسی حالات نے یہ واضح کر دیا ہے کہ نہ صرف تجارتی لحاظ سے بلکہ دُنیا کی سیاسیات کا بھی اس کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اور اہلِ مصر بھی اس بات کو بخوبی جانتے ہیں۔ چنانچہ صدر سادات نے اپنی ایک حالیہ تقریر میں صاف صاف کہہ دیا ہے کہ :۔

"مشرق وسطیٰ کا خطّہ ایک خاص فوجی اہمیت رکھتا ہے۔ وہاں سے افریقہ، ایشیا اور یورپ پر زد پڑتی ہے۔ جو نہرِ سویز پر تسلّط حاصل کرلے گا وہ آدھی سے زیادہ دُنیا سے اپنی شرطیں منوانے کی پوزیشن میں ہوگا۔" (روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۲۸/۱۰/۷۳ صٓ)

جیسا کہ ابھی بیان ہؤا کہ جونہی صدر سادات نے نہرِ سویز کو جہاز رانی کے لئے صاف کرنے کا حکم دینے کا ارادہ ظاہر کیا، اسرائیل کی تمام تر توجّہ اس نہر پر لگ گئی۔ اور امریکہ نے بھی اسی خیال سے اسرائیل کی اس محاذ پر اسلحہ کے ذریعہ زیادہ مدد کی کہ مصریوں کے ہاتھوں نہر کے جاری ہو جانے سے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس خطّہ میں رُوس کو مکمل طور پر فوجی اور سیاسی بالادستی حاصل ہو جائے ـــــ !!

ہم اپنے ایک سابق نوٹ میں یہ عرض کر چکے ہیں کہ امریکہ اور رُوس کی دونوں بڑی طاقتوں کو مشرقِ وسطیٰ میں تیل کے ذخیروں میں دلچسپی ہے اور اسی کے لئے یہ ساری کشمکش ہو رہی ہے۔ اور ہر طاقت اپنے اپنے طریق پر اس خطّہ کے تیل کو اپنے تصرّف میں لانا چاہتی ہے۔ تا اُن کے منصوبے کامیابی کے ساتھ چلتے چلے جائیں۔ اور دُنیا میں اُن کی بالادستی کا ڈنکہ بجتا رہے۔ تیل کے ساتھ ساتھ نہرِ سویز کی اہم آبی شاہراہ پر تسلّط کی بات بھی ان دونوں بڑی طاقتوں کی رقابت کا باعث ہے۔ اور کوئی طاقت بھی اس کو نظر انداز کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جس طرح مغربی دُنیا کو مشرقِ وسطیٰ کے تیل کی بڑی ضرورت ہے اس کے بغیر نہ تو اُن کی زندگی کا کاروبار چل سکتا ہے اور نہ ہی اُن کے جنگی منصوبے جاری رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح نہرِ سویز ایشیائی علاقوں کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا اہم راستہ ہے۔ یہ دونوں چیزیں اگر مغربی طاقتوں کے ہاتھ سے جائیں اور ان پر ان کے حریف رُوس کو بالادستی حاصل ہو جائے تو یہ صورتِ حال واضح طور پر مغربی طاقتوں کی موت کے مترادف ہے۔ ظاہر ہے کہ ممکن حد تک تو ایسی خودکشی کے لئے یہ طاقتیں قطعاً تیار نہ ہوں گی۔ جب تیار نہ ہوں گی تو اس خطّہ میں تناؤ کی صورت بنی رہنا یقینی ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کوئی بھی طاقت وقتی مصلحت کے پیشِ نظر کوئی بڑا قدم اٹھانے سے گریز کرتی رہے لیکن اسی سورت رحمٰن میں آگے چل دوسرے رکوع میں اس بات کے واضح اشارے موجود ہیں کہ بالآخر ان دونوں بڑی طاقتوں کا تصادم یقینی ہے۔ اور تصادم بھی بڑا ہی خطرناک ہوگا۔ قرآن کریم کے اسی مقام پر دونوں کی طرف سے خلائی پروازوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے اور اس میں کمال حاصل کرنے کا ذکر ہے۔ اور پھر آیت نمبر ۳۶ تا ۴۵ میں ان کے باہم اُلجھنے کا تفصیلی نقشہ کھینچا گیا ہے۔ حتیٰ کہ ان کی طرف سے ایک دوسرے پر آتشیں اسلحہ کے آزادانہ استعمال کو جہنّم کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ گویا وہ وقت جہنّم کا نمونہ پیش کر رہا ہوگا۔ العیاذ باللہ !!

الغرض مشرق وسطیٰ میں ظاہر ہونے والے پیچیدہ حالات کو ذہن میں رکھتے ہوئے جب ان قرآنی پیش گوئیوں کا مطالعہ کیا جائے تو دل میں ان کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے بالخصوص جبکہ پیش آمدہ اُمور کے بارہ میں ایسے وقت خبر دی گئی جب ان حالات کے منصّۂ شہود میں آنے کا کسی کو سان گمان بھی نہ تھا۔

پس اگر نہرِ سویز یا مشرقِ وسطیٰ کا عالمی توجّہ کا مرکز بن جانا عالمی نتائج کے لحاظ سے بڑا اہم ہے تو آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن کریم میں ان باتوں کے ظہور پذیر ہونے کی خبر دینا اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔ یہ ہے وہ بنیادی بات جس کی طرف قرآن کریم اس وقت کی ساری دُنیا کو توجّہ دلانا چاہتا ہے۔

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ انسان ہر کام کو عملاً تجربہ کر کے دیکھے اور پھر پورے شرح صدر کے ساتھ کسی نتیجہ پر پہنچے

بدلے ہوئے حالات میں ہمارے عمل کے میدان بھی بدل گئے ہیں ہمیں ان کے مطابق بہتر رنگ میں کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے انتیسویں (۲۹) سالانہ اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کا ابتدائی حصہ

مورخہ ۵ ر اخاء ۱۳۵۱ ہش مطابق ۵ ر اکتوبر ۱۹۷۲ء گیارہ بجے قبل دوپہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ۲۹ ویں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے جو بصیرت افروز خطاب فرمایا تھا اس کا ابتدائی حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اس خطاب میں بعض امور اُس ملک کی باتوں پر مشتمل ہیں جہاں حضور نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا، چونکہ اس ضمن میں بہت سی رُوحانی باتوں کا رُوح پرور بیان ہے اس لئے اسی نقطۂ نظر سے اس حصہ کو بھی شریکِ اشاعت کیا جا رہا ہے (ایڈیٹر بدر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:-

قبل اس کے کہ مَیں اس وقت وہ باتیں کہنا شروع کروں جن کے کہنے کا ارادہ لے کر مَیں یہاں آیا ہوں، مَیں خدام کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے

خادم کی علامت کے طور پر

ایک رومال تجویز کیا ہے۔ کیونکہ وقت کم تھا اس لئے یہ صرف پانچ سو کے قریب تیار ہو سکے ہیں جن میں سے نصف کے قریب تو نوجوان بچوں نے خرید لئے ہیں اور نصف ابھی پڑے ہوئے ہیں۔ خدام کو چاہیئے کہ وہ بھی خرید لیں۔ کیونکہ مَیں چاہتا ہوں کہ ساری دُنیا میں ہر خادمِ اسلام کے پاس یہ رُومال ہونا چاہیئے۔

اس رومال میں ایک چھلا پڑتا ہے۔ یہودی بڑی ہوشیار قوم ہے۔ وہ دُنیا میں ہر لحاظ سے اپنی بڑائی پھیلانے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ اس سلسلہ میں ان کے بعض خاموش ذرائع بھی ہیں۔ غرض اُن کی دنیوی شہرت کا ایک ذریعہ یہ چھلا بھی بنا۔ اور انہوں نے گردن میں ڈالنے والے رومال کے لئے جو چھلا بنا رکھا ہے اس پر سانپ کی شکل بنا دی ہے۔ اور اس طرح گویا انہوں نے ہر مسلمان کے گلے میں جو یہ رنگ استعمال کرے، اپنی یہ علامت ڈال دی۔

چنانچہ جس وقت مجھے اس رُومال اور چھلے کا خیال آیا تو مَیں نے سوچا ہمیں اپنے لئے رِنگ (چھلے) خود تجویز کرنے چاہئیں۔ اور اسی طرح سکارف (رُومال) کا نمونہ بھی خود ہی بنانا چاہیئے۔ مجھے یاد آیا کہ سپین میں

الحمراء کی دیواروں پر

مجھے چار نقش نظر آئے تھے (۱) لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ (جو بڑی کثرت کے ساتھ لکھا ہوا تھا)۔ (۲) اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ (۳) اَلْحُکْمُ لِلّٰہِ اور (۴) اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ۔ اس سے فائدہ اُٹھا کر یہ تجویز کی ہے۔ عام اطفال اور خدام یعنی ہر رُکن کے لئے اَلْقُدْرَۃُ لِلّٰہِ کا رِنگ یعنی چھلا ہے اور جو عہدہ دار ہیں ان کے لئے اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ کا۔ اور یہی لجنہ اماء اللہ کا نشان ہے۔ البتہ ان کے رُومال کا رنگ مختلف ہے۔ ویسے تو جھنڈوں کے لئے عام طور پر سبز رنگ ہوتا ہے مگر ہمارے اس رومال کا رنگ کالا اور سفید اس لئے ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو جھنڈے تھے وہ یا کالے رنگ کے تھے اور یا سفید رنگ کے تھے۔ چنانچہ جب پہلی بار

ہماری جماعت کا جھنڈا

بنا تھا اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں چھان بین کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی تھی۔ جس میں مجھ خاکسار کو بھی شامل کر دیا تھا۔ چنانچہ اس وقت ہم نے پُوری چھان بین کی تو ہمیں یہی پتہ لگا تھا کہ ان دو رنگوں کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا اور کوئی رنگ نہیں تھا۔ اس واسطے ہم نے جماعت کے جھنڈے میں سیاہ اور سفید رنگوں کا ایک امتزاج پیدا کر دیا ہے اور یہی دو رنگ یعنی سیاہ اور سفید ہمارے اس رُومال میں بھی آئے ہیں۔ اور ایک دوسری شکل میں ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کے رُومال میں آئے ہیں اور تیسری شکل میں انشاء اللہ انصار اللہ کے رُومالوں میں آئیں گے۔

انصار اللہ کو چاہیئے

کہ وہ مجھ سے مشورہ کر کے اپنے رُومال تیار کریں۔ ان کے اجتماع میں ابھی کچھ وقت ہے۔ اس وقت تک کچھ نہ کچھ تو ضرور تیار ہو جانے چاہئیں۔ اُن کے لئے مَیں رُومالوں کی کوئی اور شکل تجویز کروں گا۔ تاہم انصار اللہ کے چھلے کے لئے لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ کا نشان مقرر کیا گیا ہے۔ چاہے وہ عام رُکن ہو، چاہے وہ مجلس انصار اللہ کا کوئی عہدہ دار ہو سب کا یہی نشان ہوگا۔ ویسے ہمارا ہر عہدہ دار قائد ہے اور ہمارا ہر خادم قیادت کی اہلیت رکھنے والا ہونا چاہیئے۔ پس یہ کوشش کریں کہ ہر خادم کے پاس یہ رُومال ضرور ہو۔ یہاں تو اس وقت آپ کو یہ رُومال تھوڑے ملیں گے۔ بعد میں تیار ہو جائیں گے۔ سب خدام لینے کی کوشش کریں۔ ان کی حفاظت کریں۔ ان کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اس قسم کے رُومال کے اور بھی کئی فائدے ہیں۔ لیکن مَیں اس وقت ان کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ تاہم جو رُومال تیار ہوئے ہیں اُن میں سے بعض خدام نے لے لئے ہیں۔ یہ کچھ چھوٹے بن گئے ہیں۔ جو بعد میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اصل رومال ایک گز مربع کا تجویز ہوا تھا۔ لیکن موجودہ رُومالوں کے بناتے وقت بعض چیزوں کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اِس لئے کوئی رُومال چھوٹا بن گیا ہے اور کوئی بڑا بن گیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو چاہیئے

کہ وہ آئندہ احتیاط برتیں۔ اگر یہ رُومال ایک گز سے چھوٹا رہ جائے تو اس کے ذریعہ جو دوسرے فوائد ہمارے مدنظر ہیں وہ ہم حاصل نہیں کر سکتے۔ بہرحال ایسے مواقع پر ہر خادم کے گلے میں یہ رُومال ہونا چاہیئے۔ ہر وقت ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ اپنے جماعتی اجتماعوں میں یا جب وہ ڈیوٹی پر ہوں اس وقت یہ رُومال اور ایک مخصوص چھلا گلے میں ڈال لیا کریں۔

دُنیا میں ہر چیز تجربہ اور تحقیق طلب ہے۔ جب شروع میں مجھے اس کا خیال آیا تو مَیں نے اس سلسلہ میں بڑا غور کیا کہ یہ

چھلے اور رُومال

کیسے اور کس طرح تیار کئے جائیں۔ (مَیں آپ کو اس لئے بتانے لگا ہوں تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ کام کرنے کا طریق کیا ہوتا ہے۔) چنانچہ مَیں نے یہاں زرگر طور پر اپنے پیسوں سے چاندی کے چھلے بنوائے۔ مگر اُن پر فی چھلا نو نو، دس دس

روپے خرچ آئے۔ پھر مَیں نے لاہور آدمی بھیجا اور نکل اور تانبے کے چھلّے بنوائے جن پر ایک سے ڈیڑھ روپیہ فی چھلّہ خرچ آیا۔ مَیں نے سوچا کہ یہ بھی زیادہ قیمت ہے۔ کیونکہ ہماری جماعت میں امیر بھی ہیں، غریب بھی ہیں۔ بعض ایسے دوست بھی ہو سکتے ہیں جو اپنی زندگی کے کسی مرحلہ پر اپنے بچوں پر شاید اتنا خرچ بھی نہ کر سکیں حالانکہ ہمارا مقصد سب کو برابر سطح پر رکھنا ہے۔ پھر ہم نے پلاسٹک کے چھلّے بنوائے۔ اس میں بھی دو قسم کے تیار ہوئے جن میں سے ایک قسم کو پسند کیا گیا اور اس کے مطابق یہ چھلّے تیار کروائے گئے۔ اب اس کی قیمت فی چھلّہ دس پیسے ہے۔ اب کُجا چاندی کے چھلّے جن کی قیمت دس روپے تھی اور کُجا یہ چھلّے جن کی قیمت دس پیسے ہے۔

پھر ہم نے کپڑوں کے رومال بنوائے۔ پہلے ایک بنوایا پھر دوسرا بنوایا۔ غرض مختلف شکلوں کے رُومال بنوائے۔ چنانچہ تجربہ کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ اس اس طرح کے رُومال سستے بن جائیں گے۔ اور اچھے بھی ہوں گے۔ مثلاً اس میں سفید اور کالی پٹیاں ہیں۔ ان کی تقسیم اور ان کی شکل غرض ہر چیز کا تجربہ کر کے اور پھر پہنا کر اور دیکھ کر بالآخر اُس نتیجے پر پہنچے جو اس وقت ہم سب کو نظر آ رہا ہے۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں عملی کام کرنا ہو وہاں محض تھیوری اور خالی بسیط علم کے نتیجہ میں انسان کامیاب نہیں ہُوا کرتا۔ اسے ہر کام کو عملاً تجربہ کر کے دیکھنا چاہیئے۔ اور پھر پُورے شرحِ صدر کے ساتھ کسی نتیجہ پر پہنچنا چاہیئے

یہ ہماری زندگی کی

بڑی ضروری اور بُنیادی حقیقت

ہے۔ حقائقِ زندگی (حقائقِ اشیاء میں نہیں کہہ رہا) کے لئے یہ ایک بُنیادی چیز ہے۔ کہ محض (THEORY) بسیط علم کے نتیجہ میں زندگی کے کسی مرحلے پر فیصلے نہیں ہوتے نہ اپنی خواہشات اور نہ نقل کے نتیجہ میں کوئی فیصلہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس سے بڑی خرابی پیدا ہوتی ہے۔ مَیں نے کئی نوجوانوں کو اپنی عمریں ضائع کرتے دیکھا ہے۔ مثلاً ایک بچہ ہے جس پر مجھے رحم آتا ہے۔ غصہ نہیں آتا۔ اس نے اپنی زندگی میں غلط راستہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ چار سال سے ہر سال بڑے الحاح کے ساتھ مجھ سے یہ دُعا کروا تا رہا ہے کہ مَیں یونیورسٹی میں اوّل آؤں۔ اور ہر سال فیل ہوتا رہا ہے۔ یعنی اس نے حقیقت کو نہیں پہچانا۔ پس محض دُعا کے نتیجہ میں کامیابی نہیں ہُوا کرتی۔ دُعا کے نتیجہ میں کامیابی تب حاصل ہوتی ہے جب فضلِ ربِ کریم کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی مادی عطا میں اسی نسبت سے زیادتی نہ ہو جائے۔

مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیماری اور صحت کے متعلق

ایک بڑا بنیادی اور حسین مضمون

بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بیمار ہے۔ ساری دُنیا کے ڈاکٹر اس کی بیماری کی تشخیص اور علاج کرتے ہیں۔ لیکن اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر ایک دن ایک معمولی سی دوائی اُسے فائدہ پہنچا دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دینی ہو اور اس کی دُعا کو اس نے قبول کرنا ہو تو وہ اس کے جسم کے ذرّوں میں ایک تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ اور ان کو یہ حکم دیتا ہے کہ دوا کا اثر قبول کرو۔ تو پھر جسم کے ذرّے دوائی کے اثر کو قبول کر لیتے ہیں۔ (پہلے اُن کو یہ حکم نہیں ہوتا) اور دوا کو کہتا ہے کہ وہ انسانی جسم پر اثر کرے۔ گویا مادّی دنیا میں ایک تبدیلی رُونما ہوتی ہے تب دوا کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ تاہم یہ تو معجزات ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ میں ہر سال ایسے ہزارہا نشانات دکھاتا ہے۔ یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے۔ اس وقت ہم عام زندگی کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ یہ دُعا تو کرو کہ اے خدا ہماری اچھی طاقتوں میں اضافہ کر اور ان کو زیادہ مضبوط بنا اور اُن کو زیادہ قوی بنا اور ہمیں ان طاقتوں سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرما۔ لیکن یہ سمجھنا کہ طاقت اتنی ہی رہے اور فائدہ دُگنا مل جائے یہ نامعقول بات ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ پھر بعض قدرت کی باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عام حکم ہے کہ یہ کرو تو اس کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ مثلاً اگر میاں بیوی کے تعلقات ہوں گے تو بچے کی پیدائش کی صورت میں نتیجہ ظاہر ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

کے پاس ایک دفعہ سرگودھا کے علاقہ کا رہنے والا ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میرے ہاں کوئی بچہ نہیں ہوتا۔ حضور دُعا کریں کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہو۔ آپ کو پتہ تھا کہ یہ خود بمبئی کی طرف جا رہا ہے۔ اور اس کی بیوی سرگودھا کے کسی علاقہ میں ہے۔ آپ نے پوچھا، تم سفر کر رہے ہو کس طرف جانے کا ارادہ ہے؟ کہنے لگا مَیں بمبئی جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم بمبئی چلے جاؤ گے۔ تمہاری بیوی گھر بیٹھی ہو گی۔ خالی میری دُعا سے تمہارے ہاں بچہ تو پیدا نہیں ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو قانونِ قدرت مقرر فرمایا ہے اس کے خلاف چل کر یا اُسے توڑ کر تو کوئی نتیجہ نہیں نِکلا کرتا۔ خدا تعالیٰ کا جو قانون ہے اس کے مطابق عمل پیرا ہو کر نتیجہ نکلا کرتا ہے۔

پس جو حقیقتِ زندگی اور حقیقتِ اشیاء ہے اس کو سمجھ کر اور خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق اگر تم دُعا مانگو اور خدا تعالیٰ تمہاری دعاؤں کو قبول کر لے تو اس کا قانون بدل سکتا ہے۔ یہ بھی اس کا قانون ہے کہ وہ اپنے نیک بندوں کے لئے اپنے عام قانون کو بدل کر ایک خاص قانون چلاتا ہے۔ گو یہ بھی اس کا قانون ہے۔ لیکن جب تک تمہاری دعائیں اس رنگ میں قبول نہیں ہو جائیں اس وقت تک کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ

دُعا اور تدبیر

مل کر نتیجہ نکالے گی اور جہاں تک تدبیر کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے جو مادی ذرائع اور دوسرے طریق ہمیں بتائے ہیں ہم ان کو استعمال کریں گے تو کوئی نتیجہ نکلے گا ورنہ کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔ مثلاً ایک شخص کتابوں کے پڑھنے کی طرف متوجہ ہی نہ ہو۔ اور سمجھے کہ دُعا کرنے سے ہی فرسٹ ڈویژن لے لوں گا۔ یہ بات غلط ہے اور عام قاعدہ کے خلاف ہے۔ اس لئے ایسا نہیں ہو سکتا۔ ویسے اگر خدا تعالیٰ کسی کے حق میں کوئی معجزہ دکھانا چاہے تو یہ ایک علیحدہ بات ہے اس قسم کے معجزے بھی رُونما ہوتے ہیں۔ ہم اس حقیقت سے اختلاف نہیں کرتے۔ اور نہ کر سکتے ہیں۔ لیکن عوام کی زندگی میں ایسا نہیں ہُوا کرتا۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کو آزمانا چاہیئے۔ انسان کی دُعا تو اس وقت قبول ہوتی ہے جب انسان اپنی تدبیر کو انتہا تک پہنچاتا اور دُعا کرتے ہوئے اپنے اوپر موت وارد کر لیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب کچھ کرتا ہے۔ اور اُسے اپنے دستِ قدرت سے اٹھاتا ہے۔ لیکن آپ میں سے اس وقت یہاں جو دوست بیٹھے ہیں ان میں سے کتنے ہیں جو اس قسم کی موت قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ بہت کم ہیں۔ جس آدمی نے وہ موت قبول کر لی اُس نے گویا سب کچھ پا لیا۔ اس کے لئے قانونِ قدرت بھی ایک نئی شکل میں ظاہر ہُوا مگر جس نے خدا کی راہ میں موت قبول نہیں کی اس کے لئے قانونِ قدرت ایک نئی شکل میں ظاہر نہیں ہوگا۔ اُسے خدا کے عام قانون کے مطابق چلنا پڑے گا۔

خدا تعالیٰ کا وہ قانون جو علم کے حصول کے لئے ہوتا ہے اس کے متعلق مَیں اس وقت اظہارِ خیال کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے حالات ملکی بھی اور اجتماعی طور پر

ساری دُنیا کے حالات

بھی کچھ بدل گئے ہیں اور کچھ بدل رہے ہیں۔ اب ان بدلے ہوئے حالات میں ہمیں اپنے تدبر کو، اپنے فکر کو اپنی تدبیر کو اور اپنی دُعاؤں کو نئے راستوں پر ڈالنا ہوگا۔ ورنہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ورنہ ہماری کوششیں اور ہماری تدبیریں اور ہماری دُعائیں عند اللہ اعمالِ صالحہ میں شمار نہیں ہوں گی۔ کیونکہ عملِ صالح کے معنے ہی یہ ہوتے ہیں کہ حالات کے مطابق کام کیا جائے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے دُعا تدبیر ہے اور تدبیر دُعا ہے۔ یہ ایک بڑا

لطیف مضمون

ہے۔ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے اس مضمون کو پڑھیں اور غور کریں۔

چنانچہ ان بدلے ہوئے حالات میں ہمارے محاذ یعنی عمل کے میدان بھی بدل گئے ہیں۔ اب ہمیں عمل کے ان نئے میدانوں میں داخل ہونا چاہیئے۔ ان

کے اندر ہمیں شیروں کی طرح گھسنا چاہیئے۔ ہمارے لئے کسی سے ڈرنے یا گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ بلکہ ان نئے میدانوں میں بھی اللہ کی توفیق اور اس کے فضل کے ساتھ بہتر رنگ میں کام کرنا چاہیئے۔ اس کے متعلق اصولی طور پر ایک مضمون اللہ تعالےٰ نے میرے ذہن میں ڈالا ہے۔ زندگی رہی اور اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی تو آخری دن اختتامی دُعا کے موقع پر اس کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ تاہم اس وقت میں علم کے متعلق تمہیداً کچھ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

ہمارے کچھ حالات

تو اس طرح بدلے کہ موجودہ حکومت جو اپنے آپ کو عوامی حکومت کہتی ہے اُس نے ہمارے تعلیمی اداروں کو بھی NATIONALISE (نیشنلائز) کر لیا۔ یعنی قومی تحویل میں لے لیا۔ جس سے کچھ احمدی گھبرا جاتے ہیں۔ میں ایسے دوستوں سے کہتا ہوں اگر یہ واقعی عوامی حکومت ہے تو پھر یہ ہماری اپنی حکومت ہے۔ کیونکہ ہم بھی عوام ہیں۔ اور عوام ہی ہیں جنہوں نے زیادہ تر خود ووٹ دے کر یا دوسروں سے دلوا کر ان لوگوں کو منتخب کروایا تھا جن کی آج حکومت ہے ....

اس لئے ہمیں اپنے تعلیمی اداروں کے قومی تحویل میں چلے جانے کی وجہ سے گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس علاقے کے عوام کی مرضی کے خلاف ان تعلیمی اداروں کی روایات توڑ دی جائیں۔ اور کوئی اور پالیسی اختیار کی جائے اگر ایسا ہوا تو ہمارے یہاں کے عوام کہیں گے کہ نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا جس طرح ہماری مرضی ہوگی اس طرح کالج چلے گا۔ کیونکہ اگر عوامی حکومت نے عوامی حکومت رہنا ہے تو پھر یہاں کے عوام کی مرضی کے مطابق کالج چلے گا۔ فرض کریں ہمارے کالج میں کوئی بڑا سخت متعصب پرنسپل آجاتا ہے تو وہ بھی کالج کو اپنی مرضی کے مطابق نہیں چلا سکتا۔ کیونکہ ربوہ کے عوام کا یہ تقاضا ہوگا کہ اس طرح کالج کو چلاؤ۔ اور عوامی حکومت کو ماننا پڑے گا یا عوامی حکومت کو حکومت چھوڑنا پڑے گی۔ یا یہ اعلان کرنا پڑے گا کہ اب ان کی حکومت عوامی حکومت نہیں رہی اس لئے دوستوں کو قطعاً گھبرانا نہیں چاہیئے۔

میں نے ضمناً یہ بات بتا دی ہے کیونکہ کئی دوست آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب کیا ہوگا۔ یہ سوچنے کی کیا ضرورت ہے کہ اب کیا ہوگا۔ اب وہی ہوگا جو خدا تعالےٰ چاہے گا۔ ہم نے خود آخر کیا کرنا ہے۔ اگر ہم نے مل کر اور سر جوڑ کر احمدیت کو بنایا ہوتا تو ہمارے دل میں یہ سوال پیدا ہونا چاہیئے تھا کہ اب کیا ہوگا۔ لیکن کیا تم نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم کیا ہے؟ اور اس کو چلا رہے ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر جس نے یہ سلسلہ بنایا ہے وہ ہمارے اس سلسلہ کے کام بنانے والا ہے۔ ہمیں تو کوئی فکر نہیں ہونی چاہیئے۔ ہمیں اگر کوئی فکر ہے تو اس بات کا فکر ہے کہ جن قربانیوں کا ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے، ہم ان کو لفظاً اور معناً پورا کرنے والے ہوں۔

چنانچہ آج تک

احمدیت کے حق میں

جو نتیجے نکلتے رہے ہیں وہ ہمیشہ ہی اللہ تعالےٰ کے پیار کو ظاہر کرتے رہے ہیں۔ میری طبیعت ان دنوں بہت خراب تھی۔ بہت ضعف تھا۔ کمر کے اعصاب اور عضلات میں درد کی وجہ سے بڑی بے چینی تھی۔ کل رات تو بہت زیادہ تکلیف رہی۔ آج صبح بھی میں بہت زیادہ کمزوری محسوس کر رہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ میں اس وقت بیٹھ کر تقریر کروں گا۔ لیکن جب میں مقام اجتماع میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے اس نے فضل کیا۔ میں نے اپنے اندر طاقت اور بڑی بشاشت محسوس کی۔ جب کبھی بغیر وجہ کے میرے جیسے کمزور انسان کے اندر بشاشت پیدا ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کل پرزے کھینچے ہیں۔ اور کہا ہے کہ اپنے چہرے پر مسکراہٹیں لے کر آؤ۔ پس میں تو خوش ہوں اور سمجھتا ہوں کہ حالات بے شک بدلتے رہیں ہمیں اس یقین پر قائم رہنا چاہیئے کہ یہ

ہمارے فائدہ کے لئے

بدل رہے ہیں ❊

مسکین پروری

(از مکرم مفتی احمد صادق صاحب شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

مسکین سے مراد معاشرہ کا وہ طبقہ ہے جو کمزور اور بے بس اور لاچار ہوتا ہے۔ اسلام نے اس طبقہ کو اُبھارا اور بتایا کہ ان کی غربت ان کی کمزوری اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ انسانی پیدائش کا مقصد حصولِ رضائے الٰہی ہے۔ اور اس مقصد کو غریب بھی اسی طرح حاصل کر سکتے ہیں جس طرح امراء و بادشاہ۔

قرآن کریم نے اس طبقہ کی بہتری کے لئے ہدایات دیں، فرمایا

وفی اموالھم حقٌّ للسائل والمحروم۔

(الذاریات)

یعنی وہی مومن کامیاب ہوں گے اور اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل کریں گے جن کے اموال میں سوالیوں کا بھی حصہ ہوگا۔ اور ان غرباء اور مساکین کا بھی جو سوال نہیں کرتے۔

پھر ارشاد فرمایا

ارءیت الذی یکذب بالدین
فذالک الذی یدع الیتیم
ولا یحض علیٰ طعام
المسکین۔

(الماعون)

یعنی اے مخاطب کیا تُو نے اس شخص کو پہچانا ہے جو دین کو جھٹلاتا ہے وہی تو ہے جو یتیم کو دھتکارتا ہے اور وہ مسکین کو کھانا کھلانے کے لئے لوگوں کو کبھی ترغیب نہیں دیتا۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ مساکین کو کھانا نہ کھلانے والے اور ان کی ضروریات وغیرہ کا خیال نہ رکھنے والے مومن نہیں ہوتے بلکہ یہ تو وہی لوگ ہیں جو دین کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس طرح ہر مومن کو بتایا کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مساکین، غرباء اور معاشرہ کے اس کمزور طبقہ کی ہر سہولت، ان کے جذبات اور ان کی خواہشات اور ضروریات کا خیال رکھے۔

پھر فرمایا

وما ادراک ما العقبۃ
فکّ رقبۃ او اطعام فی یوم
ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ
او مسکینا ذا متربۃ۔

(البلد)

یعنی تجھے کس نے بتایا ہے کہ وہ چوٹی کیا ہے یہ چوٹی سر کرنا غلام کو چھڑانا ہے یا بھوک کے دن کھانا کھلانا ہے۔ اس یتیم کو جو قریبی ہو یا مسکین کو جو زمین پر گرا ہوا ہو۔

ان آیات میں مساکین کی طرف توجہ اور ان کا خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

الساعی علی الارملۃ والمسکین
کالمجاھد فی سبیل اللّٰہ۔
اوکالذی یصوم النھار
ویقوم اللیل۔

(ترمذی)

یعنی بیواؤں اور مساکین کی نگہداشت کرنے والا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والا اس مجاہد کی طرح ہے جو خدا کے راستے میں مسلسل جہاد کر رہا ہو۔ یا اس روزہ دار کی طرح ہے جو سارا دن تو روزہ رکھے اور ساری رات خدا کے حضور کھڑا عبادت کرتا رہے۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مساکین کی نگہداشت کو اتنا بڑا کام قرار دیا ہے کہ جس کی جزاء مجاہد اور صائم کی جزاء کے برابر ہے۔

پھر اس طبقہ سے آپؐ کو اتنی اُلفت اور محبت تھی کہ آپؐ دُعا فرماتے ہیں

اللّٰھمّ احینی مسکیناً
وَامتنی مسکیناً واحشرنی
فی زمرۃ المساکین۔

یعنی اے خدا تُو جب تک مجھے زندہ رکھے مسکین کی حالت میں زندہ رکھ اور جب وفات دے تو بھی مسکین کی حالت میں تیرے پاس جاؤں۔ اور پھر جب تُو ساری مخلوق کو جمع کرے تو مجھے مساکین کے گروہ میں کھڑا کرنا اور حضرت عائشہؓ سے فرمایا

یا عائشۃ احبی المساکین
وقربیھم فان اللّٰہ
یقربک یوم القیامۃ۔

(ترمذی)

یعنی اے عائشہ تو ہمیشہ مساکین سے محبت سے پیش آ اور ان کو اپنے قریب جگہ دے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قیامت کے دن وہ خدا تجھے اپنے قرب میں جگہ دے گا۔

قیامت کے بارہ میں فرمایا کہ اس دن کسی کا سایہ فائدہ مند نہ ہوگا۔

یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ صرف جو خدا کے سایہ تلے آیا وہی کامیاب ہوگیا۔ پس اس دن جو خدا کے قرب میں ہوگا وہ بہر صورت کامیاب وکامران ہوا۔ اور اس حدیث میں فرمایا کہ جو ان مساکین سے محبت سے پیش آئیں گے اور ان کو اپنے ساتھ رکھیں گے، قیامت کے دن خدا ان کو اپنے قربِ خاص میں جگہ دیگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا سلوک ان غرباء اور مساکین سے اتنا پیار اور شفقت کا تھا کہ کسی ماں کا اپنے بچے سے وہ محبت کا سلوک نہ ہوگا۔

ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک صحابی جو غریب بھی تھے اور ظاہری صورت بھی اتنی اچھی نہیں تھی۔ گرمی میں کام کرنے سے پسینہ سے شرابور مایوسی کی حالت میں کھڑے تھے۔ فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نہایت محبت سے اپنے ٹھنڈے ہاتھ اس کی آنکھوں پر رکھ دیئے۔ وہ صحابی حیران ہوئے کہ مجھ سے کون ایسی شفقت کر سکتا ہے۔ سمجھ گئے کہ سوائے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ انہوں نے بھی محبت سے اپنے گندے بدن کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن سے ملنا شروع کر دیا۔ دُنیا کا بادشاہ نہایت محبت سے اس کے ساتھ چمٹا رہا اور پھر پیار سے فرمایا کیا کوئی ہے جو اس غلام کو خریدے، اس نے کہا حضور میری کیا قیمت ہے۔ مجھے کوئی نہیں خریدے گا تو ارشاد فرمایا نہیں خدا کے نزدیک تمہاری بڑی قیمت ہے۔

یہی وہ محبت بھرا سلوک ہے جس کے لئے حضرت عائشہ رضؓ کو ارشاد فرمایا اور ہم سب کو بتایا کہ اگر خدا کی رضا اور قرب چاہتے ہو تو اس طرح ان سے محبت کرو۔

ایک غریب عورت جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی وفات پا گئی۔ چند دن حضورؐ کو نظر نہ آئی تو پوچھا کہ وہ عورت کہاں ہے۔ بتایا گیا کہ وہ فوت ہوگئی۔ مساکین کے اس باپ نے پوچھا کہ جب وہ فوت ہوئی تو مجھے اطلاع کیوں نہ دی گئی۔ مَیں اس کے جنازہ میں شامل ہوتا۔ پھر فرمایا کہ شاید تم نے اس کو حقیر سمجھ کر ایسا کیا ہو یہ درست نہیں۔ بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے۔ پھر سرورِ کائنات اُس کی قبر پہ گئے اور دُعا فرمائی۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوحانی فرزند، آپؐ کے سچے عاشق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس طبقہ کو قابلِ رشک طبقہ قرار دیا۔ اور بتایا کہ خدا کے فضلوں کو یہ طبقہ امراء سے زیادہ جذب کر لیتا ہے۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:-

"غرباء نے دین کا بہت بڑا حصّہ لیا ہے۔ بہت ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں جن سے امراء محروم رہ جاتے ہیں۔ وہ پہلے تو فسق وفجور اور ظلم میں مبتلا ہوتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں صلاحیت، تقوٰی، اور نیازمندی غرباء کے حصّہ میں ہوتی ہے۔ پس غرباء کے گروہ کو بدقسمت خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ سعادت اور خدا تعالےٰ کے فضل کا بہت بڑا حصّہ اس کو ملتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ٦ صـ ٥٢)

اسی طرح فرمایا کہ:-

"خدا تعالےٰ کے ان پر بڑے فضل واکرام ہوتے ہیں۔"

(البدر جلد ٢ نمبر ٢٧ صـ ٢٠٩)

ایک دن فرمایا:-

"یہ بالکل سچّی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تموّل پر رشک نہیں کرنا چاہیئے اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو اُن کے پاس نہیں۔"

(ملفوظات جلد ٨ صـ ١٠٣)

پس ظاہر ہے کہ معاشرہ کا وہ طبقہ جس کو بعض کم فہم لوگ حقیر سمجھتے ہیں خدا تعالےٰ کی نظروں میں حقیر نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو ان اُمراء کے لئے موجبِ آزمائش ہے۔ اور امتحان کا ذریعہ ہے کہ وہ ان سے کیا سلوک کرتے ہیں۔ اور ان کی خدمت اور نگہداشت کر کے اپنی آخرت کو کتنا سنوارتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اپنے فضلوں تلے لے کر قیامت کے دن اپنے قرب میں جگہ دے اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلےٰ مقامات سے نوازے۔

اللّٰھم آمین۔

ہر جماعت میں

جلد "مجلسِ انصار اللہ" کا قیام عمل میں لایا جائے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق دنیا بھر کا ہر احمدی جس کی عمر چالیس سال سے اُوپر ہے مجلس انصار اللہ کا رکن ہے۔ اور ہر جماعت میں باقاعدہ طور پر مجلس انصار اللہ کا قیام ضروری ہے۔ اس تنظیم کی غرض وغایت چالیس سال سے زیادہ عمر والے احمدیوں کو خاص طور پر اشاعتِ اسلام اور اعمالِ صالحہ کے لئے تیار کرنا ہے۔ اور ان میں دینی روح پیدا کرنا ہے تا وہ اپنے نمونہ سے اسلام کے سچے مبلغ اور منادی ثابت ہوں۔ حضور کے اس ارشاد کی رُو سے اس عمر کا کوئی احمدی بھی اس مجلس سے باہر نہیں ہے۔

اس تنظیم کی نگرانی کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں ہندوستان کے ممبران انصار اللہ کے لئے مرکز قادیان میں صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے انتخاب کی منظوری دی ہے، وسط ماہِ جون ہندوستان کی تمام جماعتوں کے امراء وصدر صاحبان کو اس مجلس کا لائحہ عمل اور فارم ہائے فہرست ممبران وتشخیص چندہ ممبران بھجوا کر لکھا گیا تھا کہ وہ مہربانی کر کے اپنی جماعت کے تمام ممبرانِ انصار اللہ کا اجلاس بُلوا کر اُن کے زعیم کا انتخاب کروا دیں۔ اور اس سلسلہ میں اپنی تفصیلی رپورٹ انتخاب برائے منظوری مرکز میں "صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ" کو بھجوا دیں۔ اور تمام مرسلہ کاغذات منتخب زعیم کے سپرد اس تاکید کے ساتھ کر دیں کہ مرکز سے منظوری کی اطلاع ملتے ہی وہ فارم ہائے فہرست ممبران اور تشخیص چندہ کی تکمیل کر کے جلد از جلد مرکز میں روانہ کر دیں۔

خوشی کی بات ہے کہ ایک حصّہ کی جماعتوں کے عہدیدار حضرات نے اس کی عمدگی سے تعمیل کی ہے جبکہ دوسرے حصّہ کی جماعتوں کے عہدیداران نے ابھی تک، اپنی ذمہ داری کے احساس کا ثبوت نہیں دیا۔ ایسے دوستوں کو دو ماہ انتظار کرنے کے بعد وسطِ اگست میں اس کی یاد دہانی بھی کرائی گئی ہے اور اب پھر اس اعلان کے ذریعہ گذارش کی جاتی ہے کہ وہ مجلسِ مرکزیہ کے منشاء کے مطابق تمام ایسی جماعتیں جن کے ہاں مجالسِ انصار اللہ کی تشکیل نہیں ہوئی جلد تشکیل دیں۔ اور حسبِ قواعد زعماء کا انتخاب کرائیں۔ اور جن مجالس کے زعماء کا انتخاب ہو چکا ہے اُن کے زعماء جلد از جلد فہرست ممبران اور تشخیصِ چندہ کے فارم مکمل کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

تمام جماعتوں کے امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ گذارش ہے کہ وہ اس بارے میں خاص توجّہ فرمائیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی منشاء کے مطابق ہر مقامی جماعت میں مردوں کی ذیلی تنظیمات انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ۔ اور مستورات کے لئے لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کا قیام خود وہاں کی جماعت کے اپنے استحکام اور جماعتی کاموں کو زیادہ خوش اسلوبی اور احسن طریق پر کرنے میں بے حد مفید اور کار آمد ہے۔ اور عہدیدارانِ جماعت کے مفوّضہ فرائض کو ادا کرنے میں ممد ومعاون ہے۔

پس ہر مقامی جماعت میں ایسی ذیلی تنظیمات کا جلد از جلد فعّال صورت میں قائم کیا جانا خود وہاں کے عہدیداران کے اپنے مفاد میں بھی ہے۔ اور پھر نتیجۃً اس سے جو جماعتی فوائد حاصل ہوتے ہیں اس سے ہر احمدی سے لے کر ساری جماعت کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔ اس لئے اُمید ہے کہ تمام جماعتوں کے عہدیداران اس اعلان پر جلد توجّہ فرمائیں گے اور اس کے مطابق دفتر مرکزیہ سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہونگے فجزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

خاکسار:

قریشی عطاء الرحمٰن عفی عنہ

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان دارالامان

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت احمدیہ بیری (کیرالہ)

مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے اپنی موجودگی میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب کرایا ہے۔ لہٰذا نظارت ہذا بعد ضروری کارروائی اس انتخاب کے مطابق مورخہ ٣٠ اپریل ١٩٧٣ء تک کی منظوری دیتی ہے:-

(١) صدر جماعت: ڈاکٹر پی پی محمد صاحب (٢) سیکرٹری مال: ایم محمد صاحب (٣) امین: ایم۔ علی یار کنجو صاحب۔
(٤) امام الصلوٰۃ: بی۔ ایم زین العابدین صاحب۔ (٥) سیکرٹری تبلیغ: کنجی محی الدین صاحب (٦) سیکرٹری تعلیم: پی ابراہیم صاحب۔

اللہ تعالےٰ جملہ عہدیداران کو یہ عہدے مبارک کرے اور نہایت اخلاص کے ساتھ زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر اعلےٰ قادیان

قسط نمبر (۳)

دجّال - اور - یاجوج ماجوج کی حقیقت

اُن کے عروج و زوال کی تفصیل

— از —
محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی
مقیم قادیان

یاجوج اور ماجوج کے بارہ میں آج سے ہزاروں سال قبل بائبل میں بیان کردہ حضرت حزقیل نبیؑ کی ایک تفصیلی پیشگوئی اس سے قبل ہم درج کر چکے ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں یاجوج اور ماجوج کو اللہ تعالیٰ زبردستی اسرائیل کے پہاڑوں پر کھینچ کر لائے گا اور یہاں ان کو سخت عذاب دے گا۔ انجیل میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے ہزار سال کے بعد جب یاجوج اور ماجوج کو چھوڑ دیا جائے گا۔ تو یہ تمام روئے زمین پر پھیل جائیں گے۔ اور بالآخر مقدس شہر (بیت المقدس) پر ان کا اجتماع ہوگا۔ اور وہاں زبردست جنگ ہوگی۔ جسکے ذریعہ آگ کا عذاب ان پر نازل ہوگا۔ چنانچہ لکھا ہے

"اور جب ہزار برس پورے ہو چکیں گے۔ تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور ان قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہیں ان کو یعنی یاجوج اور ماجوج کو گمراہ کرکے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور مقدسوں کی لشکرگاہ اور عظیم شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی۔ اور آسمان سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائے گی اور ان کا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالا جائے گا"

(انجیل مقدس مکاشفہ ۲۰ ب ۷ تا ۱۰)

اس واضح پیشگوئی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس اس جنگ میں گھر جائیگا اور یاجوج ماجوج کی فوجیں یہاں جمع ہوں گی اور آگ کے عذاب سے تباہ و برباد ہوں گی۔

قرآن مجید اور احادیث

ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ قرآن مجید کے بیان کے مطابق یاجوج اور ماجوج اپنے دور ثانی میں کھول دیئے جائیں گے اور ملکوں میں پھیل جائیں گے اور تمام بلندیوں اور پستیوں کو پھلانگ ڈالیں گے اور یاجوج و ماجوج دنیا میں سخت فتنے بپا کریں گے اور باہم لڑیں گے اور ایک دوسرے پر شدید حملے کریں گے۔ حدیث کی روشنی میں ہم یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ دہ عیسائیوں کے لئے ایک عظیم الشان فتنہ پیدا کریں گے اور ان فتنوں کی تفصیل بھی بتا دی ہے

قرآن مجید کی سورۃ رحمان کے مطالعہ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ دور ثانی میں جب یاجوج اور ماجوج بلندیوں اور پستیوں کو پھلانگ ڈالیں گے تو سیاسی لحاظ سے باہم دو اہم گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک گروہ کو قرآن مجید نے **جن** اور دوسرے گروہ کو **انس** کے نام سے یاد کیا ہے۔ یعنی ایک گروہ امراء، رؤساء اور امپیریلسٹوں کا ہوگا۔ اور دوسرا گروہ مزدور طبقہ سے تعلق رکھنے والا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ان دو گروہوں سے مراد ایک امپیریلسٹوں کا گروہ ہے جن میں برطانیہ اور امریکہ شامل ہیں اور دوسرا اشتراکیت کا گروہ ہے۔ جس میں روس اور بعض دوسرے کمیونسٹ ممالک شامل ہیں۔

سورۃ رحمان میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ یہ دونوں گروہ سامان تجارت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی بدولت آسمان کے کناروں سے نکلنے کی کوشش کریں گے اس آیت میں ان پیشگوئیوں کی طرف اشارہ ہے جس میں بیٹھ کر دونوں گروہوں کے سائنسدان چاند اور دوسرے سیاروں میں جائیں گے احادیث میں اسکی وضاحت یوں کی گئی ہے کہ یہ لوگ آسمان پر تیر پھینکیں گے۔ اور وہ تیر واپس بھی آئیں گے۔ سورت رحمان میں اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی میں یہ کتنی بھی ترقی کر جائیں۔ اور کتنی ہی طاقت حاصل کرلیں لیکن یہ ہماری مدد کے بغیر آسمان کے کناروں سے نہیں نکل سکتے۔ گویا قدرت کے اس نظام پر باوجود اپنی سائنس کی زبردست ترقی کے حاوی نہیں ہو سکیں گے ان دونوں گروہوں کی ان زبردست ترقیات کے بعد فرمایا کہ ان لوگوں پر آگ کے شعلے اور تانبا گرایا جائیگا اس آیت میں کاسمک ریز بموں اور دوسرے آتشیں اسلحہ کی طرف اشارہ ہے جو آج جنگ کے زمانہ میں ہر طرف آگ کے شعلے بپا کر رہے ہیں۔ گویا سائنس کی اس زبردست ترقی کے بعد یہ دونوں گروہ باہم جنگ میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے پر آگ کی بارش کریں گے۔

قرآن مجید نے ایک اور حقیقت بھی بیان فرمائی ہے۔ جو الفاظ قرآن سے واضح ہوتی ہے۔ کہ جب آگ کے شعلے اور بم یہ قومیں ایک دوسرے پر گرائیں گی۔ تو اس کے نتیجہ میں ان میں سے کوئی غالب یا مغلوب نہ ہوگا۔ بلکہ دونوں ہی تباہی کا شکار ہونگے اور اس تباہی میں کوئی بھی ان کی مدد کرنے والا نہ ہوگا۔ اور نہ ہی ان کو بچا سکے گا۔ اور یہ امر نتیجہ ہوگا ان کے اپنے گناہوں کا یعنی انہوں نے خود جو فتنے دوسروں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے پیدا کئے ہوں گے۔ اس دہ خود گر جائیں گے۔ اور اس سے آگے اسی سورۃ رحمان میں لکھا ہے کہ اس وقت اس قدر خونریز جنگ ہوگی کہ آسمان یوں معلوم ہوگا کہ پھٹ گیا۔ گویا جدید ہتھیاروں کی ہیبت ناک اور دردناک آوازیں ہوں گی اور یہ آسمان بارود سے سرخ چمڑے کی طرح ہو جائے گا۔ گویا وہ آخری فیصلہ کی گھڑی ہوگی۔ اور خدا فرماتا ہے کہ سزا دینے کے لئے مجرموں کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ مجرم خود بخود (جنگ کے لئے) ایک مقام پر جمع کئے جائیں گے اور یہ لوگ اپنے چہرے کی علامتوں سے پہچان لئے جائیں گے۔ اور اپنے ماتھے کے بالوں اور قدموں سے پکڑ لئے جائیں گے اور ان کو یہ بتا دیا جائیگا کہ یہ وہ آگ اور جہنم ہے جسمیں یہ لوگ جلیں گے۔ اور یہی وہ آگ ہے کہ جسکا مجرم لوگ انکار کریں گے۔

(سورت رحمان)

سورت مائدہ میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے تیاری مائدہ کی خواہش کا اظہار کیا اور اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے ان سے یہ وعدہ کیا کہ دنیاوی مائدہ بھی تم کو دوں گا۔ لیکن اس کے حصول کے بعد جو شخص میرا انکار کرے گا۔ اور مجھ سے غافل ہوگا۔ تو میں اسکو ایسا سخت عذاب دوں گا کہ اس سے قبل ایسا سخت عذاب میں نے کسی کو نہ دیا ہوگا۔

قبل ازیں ہم یہ لکھ آئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات کے مطابق رومیوں یعنی عیسائیوں کو مذہبی لحاظ سے دجّال اور سیاسی لحاظ سے یاجوج ماجوج کہا گیا ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی اس آیت کی روشنی سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ جب دنیاوی مال و منال میں ترقی کریں گے تو اس وقت خدا سے دور ہو جائیں گے اور بالآخر سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اور یہ عذاب اس سے پہلے کسی قوم کو نہیں دیا گیا ہوگا۔ اور یہ عذاب وہی آگ کا عذاب ہے جس کے متعلق انجیل مقدس نے بتایا کہ

"آسمان سے آگ نازل ہو کر ان کو کھا جائے گی۔ اور ان کا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالا جائیگا"

(مکاشفہ ۲۰ ب)

احادیث میں آنحضرت صلعم نے بعض اہم خبریں آخری زمانہ کے بارے میں مذکور ہیں اس آخری زمانہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "السَّاعة" کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اس الساعۃ کے آنے سے قبل بعض خاص علامات کا ظہور ہوگا۔

الساعۃ کا ترجمہ عام طور پر قیامت کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ قیامت کے آنے سے قبل قرب قیامت میں ان علامات کا ظہور ہوگا۔ لیکن الساعۃ کا لفظی ترجمہ ایک خاص گھڑی ہے۔ اور خاص گھڑی سے مراد ایک عظیم الشان عالمگیر تباہی ہے گویا ایک عالمگیر تباہی [illegible] عالمگیر اور عظیم الشان تباہی [illegible] الساعۃ کا ظہور ہونا ہے۔ جن کا تذکرہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ان علامات کی تفصیل یہ ہے۔

(۱)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کچھ احباب بیٹھے ہوئے تھے اور ہم کچھ مذاکرات کر رہے تھے۔ کہ اچانک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا کس چیز کا تذکرہ ہو رہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم الساعۃ کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا "الساعۃ" اس وقت نہیں آئے گی جب تک مندرجہ ذیل علامات کا ظہور نہ ہو جائے۔

فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلٰثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب

(مشکوٰۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ و ذکر الدجال)

آپ نے فرمایا اس عظیم الشان تباہی سے قبل "الدخان" کا ظہور ہوگا۔ یعنی دھوئیں کی کثرت ہوگی۔ یہ کارخانوں سینکڑوں کے قیام کی طرف اشارہ ہے جن کی وجہ سے شہر دھوئیں سے بھر جائیں گے اسی طرح جنگوں میں آتشیں اسلحہ کے استعمال کی وجہ سے دھوئیں کی کثرت ہوگی۔ اور فرمایا اس الساعۃ سے قبل دجال کا ظہور ہوگا خونریزی بہت ہوگی مغرب سے سورج طلوع ہوگا (یعنی اسلام کا سورج مغربی ممالک افریقہ وغیرہ میں طلوع ہوگا) حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ یاجوج اور ماجوج کا ظہور ہوگا۔ اور تین خسوف ہونگے ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک جزیرۃ العرب میں خسوف سے مراد زلازل بھی ہو سکتے ہیں اور خسوف سے تباہ کن جنگیں بھی مراد ہو سکتی ہیں گویا اس عالمگیر تباہی سے [illegible] شان زلزلے آئیں گے یا تین جنگیں ہوں گی۔ جو ایک مشرق میں ہوگی ایک مغرب میں ہوگی اور ایک جزیرۃ العرب میں ہوگی

حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگیں مشرق و مغرب میں پہلے ہو چکی ہیں اور اب جزیرۃ العرب میں ہو رہی ہے۔

(۲)

حضرت ابو ہریرہ رض روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلُوْنَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن باب الملاحم)

اس الساعۃ خاص گھڑی کے آنے سے قبل مسلمان یہود سے جنگ کریں گے۔ اور مسلمان یہود پر غالب آجائیں گے اور ان کو قتل کریں گے اور یہودی بری حالت ہو جائیگی کہ ایک یہودی اپنی جان بچانے کے لئے پتھر یا درخت کے پیچھے چھپے گا۔ لیکن وہ پتھر یا درخت یہ کہے گا۔ اے مسلم اور اللہ کے بندے یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے آؤ اسے قتل کر دو ہاں غرقد کو مسلمان قتل نہیں کریں گے اور فرمایا کہ (غرقد) یہود کا شجر ہے۔

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ یہود پر ایک نازک دور آنے والا ہے۔ اور یہ دور مسلمانوں کے ذریعہ آئے گا۔ ان کی حکومت تباہ و برباد ہو جائے گی اور انہیں کوئی پناہ گاہ نہ ملے گی ہاں غرقد کو مسلمان قتل نہیں کریں گے اور حدیث میں لکھا ہے غرقد سے مراد شجر یہود ہے اس سے مراد یہ ہے کہ یہودیوں کا شجر ختم نہیں ہوگا کچھ یہودی رہ جائیں گے۔ لیکن ظاہری حالت بڑی کمزور اور نازک ہو جائے گی گویا جو یہودی بچ جائیں گے وہ دوسروں کے رحم و کرم پر ہونگے اور ان کی اپنی حکومت ختم ہو جائے گی

(۳)

مشکوٰۃ شریف کے باب الملاحم میں آج کے پیدا شدہ حالات کے متعلق ایک تفصیلی ہدایت آتی ہے۔ جو اس امر پر بھی روشنی ڈالتی ہے کہ عرب اسرائیل کی موجودہ لڑائی کیا کیا رنگ اختیار کرے گی اور کتنے دور میں ختم ہوگی۔ رومی (عیسائی) شروع سے اس جنگ میں اسلحہ وغیرہ دینے کے لحاظ سے شریک ہوں گے۔ لیکن بالآخر یاجوج ماجوج کی فوجیں بھی عرب اسرائیل جنگ میں شریک ہوں گی۔ اس حدیث کے راوی حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ہیں آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"الساعۃ" اس خاص گھڑی کے آنے سے قبل مسلمانوں سے جنگ ہوگی جس میں سخت خونریزی ہوگی۔ اور کثرت مقتولین کی وجہ سے میراث تقسیم نہ ہو سکے گی اور نہ ہی مسلمانوں کو کسی غنیمت کے حاصل ہونے سے خوشی ہوگی (کیونکہ تباہی اسقدر ہوگی کہ اگر غنیمت کچھ ملے گی بھی تو اس تباہی کے مقابلہ میں اس غنیمت کی کچھ خوشی نہ ہوگی ناقل) پھر فرمایا اہل شام کے لئے ایک بہت بڑا دشمن جمع ہوگا اسمیں اہل روم (عیسائی) بھی ہوں گے (گویا اسلحہ وغیرہ دینے کے لحاظ سے وہ بھی شامل ہوں گے) اور (دشمن کے مقابلہ کے لئے) مسلمان موت کی شرط لگا کر اور یہ کہہ کر جنگ میں کود پڑیں گے کہ ہم اس وقت تک لڑائی جاری رکھیں گے۔ کہ یا تو ہم غالب آئیں گے ورنہ ہم مر جائیں گے دوران جنگ رات حائل ہو جائے گی۔ اور لڑائی بند ہو جائیگی اور دونوں فریق لڑائی سے واپس ہو جائیں گے اور شرط ختم ہو جائے گی۔ حدیث میں فیشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة .... وتفنی الشرطة اس کے بعض نے یہ بھی معنی کئے ہیں کہ مسلمان اپنے لشکر میں ایک حصہ فوج کو چن کر آگے بھیجیں گے۔ تاکہ وہ جنگ کرے اور مر جائے لو بغیر غالب آئے نہ لوٹیں [illegible] مسلمان اور دشمن آپس میں لڑیں گے کہ رات ان میں حائل ہو جائے گی اور لڑائی بند ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہونگے (وتفنی الشرطة) لیکن وہ فوج جو اگلے محاذ پر بھیجی گئی ہوگی وہ فنا ہو جائے گی۔ پھر دوسری بار مسلمان موت کی شرط لگا کر جنگ کریں گے اور کہیں گے کہ ہم اس وقت تک لڑائی کریں گے کہ یا تو ہم غالب آجائیں گے ورنہ مر جائیں گے یہاں تک کہ رات حائل ہو جائے گی اور جنگ بند ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہوں گے اور کوئی بھی باہم لڑنے والوں میں سے غالب نہ ہوگا۔ پھر تیسری بار مسلمان موت کی شرط لگا کر لڑیں گے لیکن پھر لڑائی بند ہو جائے گی اور پہلے کی طرح دونوں فریق واپس ہوں گے۔ پھر چوتھا دن پڑے گا اور چوتھی بار جنگ ہوگی اس وقت باقی اہل اسلام بھی ان اہل شام کی معاونت کے لئے آئیں گے اس وقت خدا دشمن کو شکست دے گا اس وقت زبردست معرکہ ہوگا ایسا زبردست کہ اس قسم کے معرکے پہلے نہیں دیکھا گیا ہوگا۔ یہاں تک کہ پرندے لاشوں پر گریں گے اور ان لاشوں کی اسقدر کثرت ہوگی اور ان میں اس قدر سڑاند اور بدبو ہوگی۔ کہ پرندے ان لاشوں کو کھاتے ہوئے آخر تک نہ پہنچ سکیں گے کہ ان لاشوں کی بو اور سڑاند سے گر کر مر جائیں گے اس معرکے کی شدت کا اندازہ اس امر سے ہوگا کہ جنگ کے بعد جب مقتولین کا شمار کیا جائیگا تو پتہ چلے گا کہ سو میں سے صرف ایک ہی بچا ہے۔ (یعنی ۹۹ فی صد تباہی ہوگی۔) پھر لڑائی جاری ہوگی کہ وہ ایک اور لڑائی کی خبر سنیں گے جو اس سے بھی بڑی ہوگی۔ اور اس وقت ایک آواز آئیگی۔ کہ دجال ان کے پیچھے آگیا ہے۔ تب وہ سب کچھ چھوڑ کر اسکی طرف متوجہ ہوں گے۔

(مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن باب الملاحم)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اہل شام کا دشمنوں کے ساتھ چار دفعہ معرکہ ہوگا۔ یہ سبھی معرکے خونریز ہوں گے لیکن چوتھا معرکہ تو بہت ہی خونریز ہوگا۔ جسمیں ۹۹ فی صد تباہی ہوگی۔ اور اتنی موتا موتی ہوگی کہ لاشیں دفن نہ کی جا سکیں گی لاشوں میں سڑاند اور بدبو پیدا ہوگی اور پرندے لاشوں کو کھا جائیں گے اس معرکے میں اہل شام کو فتح ملے گی۔ لیکن اس معرکے کے آخر میں دجال یعنی یاجوج ماجوج بھی لڑائی میں شریک ہو جائیں گے اور اس طرح یہ لڑائی عالمگیر صورت اختیار کرے گی۔

میرے نزدیک موجودہ جنگ جو ۶ر اکتوبر کو شروع ہوئی یہ تیسرا بڑا معرکہ ہے جو اہل شام مصر اور اسرائیل کے درمیان ہوا۔ اسمیں اہل روم عیسائی یاجوج اور ماجوج اسلحہ کی سپلائی کے لحاظ سے شامل تھے۔ لیکن اس میں ان کی فوجیں شامل نہیں ہوئیں ایک وقت ایسا آیا کہ یاجوج اور ماجوج کی فوجوں کی شرکت بھی یقینی ہو گئی تھی۔ امریکہ کی فوجوں کو تیاری کا حکم دیا جا چکا تھا اور جب ایک حصہ دجال یعنی ماجوج (امریکہ) اس جنگ میں شامل ہوتا تو دوسرے حصہ دجال یعنی یاجوج (روس) کا بھی اس جنگ میں شریک ہو جانا یقینی تھا۔ لیکن چونکہ مخبر صادق سیدنا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ عرب اور اسرائیل کے درمیان تیسرا معرکہ تھا اس لئے یاجوج اور ماجوج کا ابھی فوجوں کو لے کر شامل ہونا مشکل تھا۔ یعنی ان کی فوجوں کے وہاں پہنچ کر آمنے سامنے مقابل پر آنے کا وقت نہیں آیا تھا۔ البتہ جب چوتھا معرکہ ہوگا اس وقت بڑی بھیانک اور خونریز جنگ ہوگی۔ اس وقت یہ آوازیں بلند ہوں گی کہ اس جنگ کے پیچھے دجال بھی ہے یعنی ملکوں کے ریڈیو اعلان کر دیں گے کہ دجال اور یاجوج ماجوج نے بھی اس جنگ میں شرکت کر لی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ماجوج (امریکہ) کی فوجیں جنگ میں شرکت کے لئے اس مقام پر پہنچیں گی۔ تو یاجوج (روس) کی فوجیں بھی شرکت کے لئے اسرائیل کے پہاڑوں کا رُخ کریں گی اور بقول حضرت حزقیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو اسرائیل کے ان پہاڑوں پر سزا کیلئے کھینچ کر لائے گا اور سخت عذاب دے گا۔ ممکن ہے یہاں [illegible] باہم لڑائی کے دوران ہی امریکہ اور روس اپنے مہلک ہتھیار استعمال کر لیں جو اس وقت ایک دوسرے کی تباہی کے لئے انہوں نے تیار کئے ہوئے ہیں کیونکہ آنحضرت کے فرمان کے مطابق اس جنگ کی تباہی سے بچنے والوں کی تعداد ایک فی صدی ہوگی۔

(باقی آئندہ)

نوٹ:۔ مندرجہ بالا مضمون کی قسط نمبر ۲ میں عنوان نامکمل رہ گیا تھا۔ قسط ہٰذا والا عنوان کا درست ہے۔

احباب تصحیح فرمالیں!

(ایڈیٹر بدر)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ بدر خود خرید کر پڑھے۔

میرے پیارے محترم والد صاحب کی یادیں!

از محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ

اس مبارک ماہ رمضان میں جن بھائیوں اور بہنوں کو اللہ تعالےٰ نے صحت عطا فرمائی ہے۔ اور روزے رکھنے کی توفیق دی ہے۔ وہ یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میرے محترم و مرحوم والد صاحب اس لحاظ سے بہت ہی خوش قسمت تھے کہ ساری عمر سوائے آخری سال کے اللہ تعالےٰ نے انہیں صحت بھی بہت اچھی بخشی۔ اور ہر سال پورے روزے رکھنے کی بھی توفیق دی۔ سوائے ان ایام کے جو قادیان کے لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سفر کے دوران بیتتے تھے، انہوں نے رمضان میں سفر کو ملتوی کیا۔ اور حق تو یہ ہے سلسلہ میں شامل ہونے کے بعد حیدرآباد سے قادیان یا ربوہ کے علاوہ شاید ہی انہوں نے اور کوئی سفر کیا ہو بجز سفر حج بیت اللہ کے انکی ہستی میں یہ بات بالکل ہی نظر آتی تھی کہ روزے ان کی صحت کے محافظ تھے۔ اور صحت روزوں کی محافظ۔ الحمد للہ۔

اپنی زندگی کا ایک عجیب وغریب واقعہ تحدیث نعمت کی غرض سے لکھتی ہوں اور اس غرض سے بھی کہ شاید ناظرین میں سے کسی کو اس واقعہ کی تفصیل کا زیادہ علم ہو۔ اور وہ اس کا اظہار خلق اللہ کی بہتری کے لئے کریں۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک زمانہ میں محترم والد صاحب کو نصف سر کی شدید درد کے دورے ہوتے تھے جو انتہائی تکلیف دہ تھے حیدرآباد بھی کے ہر معروف ڈاکٹر انگریزی، حکیم ہومیوپیتھ اور وید کا بتایا ہوا علاج کیا۔ مگر فائدہ نہ ہوا۔ پھر دوست احباب کے بتاتے ہوئے مختلف نسخے بھی استعمال کئے۔ مگر بے سود بالآخر ایک شخص نے مشورہ دیا کہ شہر کے باہر ایک شخص ہے جو درد سر کے علاج کا ماہر ہے۔ اور اس خاص قسم کے درد کا علاج کن پٹی کے اوپر بائیں طرف ایک لوہے کی کیل ہتھوڑی کے ذریعہ سے [illegible] کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ علاج خوفناک تھا۔ مگر درد کچھ ایسا موذی ہو گیا تھا کہ ہمت کر کے اور دل مضبوط کر کے اپنے آپ کو تیار کیا۔ بیماری کے دوران سارا عرصہ حضرت امیر المؤمنین مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور میں دعا کی درخواست کرتے رہے۔ اور اس آخری علاج کی نوعیت سے بھی مطلع کیا۔ مقررہ روز صبح کے وقت وہ ماہر علاج آیا اور لوہے کی کیل لے کر کنپٹی پر رکھی اور ٹھونکنے کیلئے ہتھوڑی ہاتھ میں لی کہ دفعتہً تار دینے والے کی آواز آئی والد صاحب نے اس سے فرمایا کہ ٹھہرو دیکھو کس کا تار ہے؟ تار آیا تو وہ حضرت امیر المؤمنین کا تھا۔ مضمون یہ تھا کہ لوہے کی کیل والا علاج ہرگز نہ کریں۔ بلکہ ایک دوا جس کا نام تار میں تھا (لیکن بدقسمتی سے مجھے یاد نہ رہا) وہ دوا استعمال کریں۔ ہم سب بہت خوش ہوئے ماہر علاج کو فیس وانعام دے کر رخصت کیا۔ حضور کی تجویز کردہ دوا سے مرض کلیتہً رفع ہو گیا۔ اور پھر کبھی عود کر نہ ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اگر کسی بھائی کو اس دوائی کا علم ہو تو اس کا ذکر خلق اللہ کے لئے مفید ہو گا۔ یہ خلیفہ وقت کی [illegible] اور قبولیت دعا کا کرشمہ تھا۔ کہ اس موذی مرض سے اس آسانی سے ہمیشہ کے لئے نجات ملی الحمد للہ

محترم والد صاحب کے صدقات جاریہ میں سے علاوہ اور چیزوں کے ایک عمارت جوبلی حال کے نام سے تھی۔ جو کہ والد صاحب مرحوم نے دریائے موسیٰ کے پل کے متصل بنائی تھی۔ جو کہ مسجد کا اور تبلیغی جلسوں اور تربیتی جلسوں کے لئے حال کا بھی کام دیتی تھی اور جس کو خسرو دکن نظام حیدرآباد کی آمد اور زیارت کا شرف حاصل تھا۔ حال ہی نہ تھا بلکہ خاموش تبلیغ کی تصویر تھی دیواروں اور ستونوں پر ہر طرف احمدیت کے اصول اور اس کی تعلیم اور اس کی صداقت کے دلائل اختصار کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات [illegible] سے کر سیاہ روشنائی میں موٹے موٹے حروف میں لکھے ہوئے تھے۔ چند سال ہوئے موسلا دھار بارش کے دوران اس عمارت کا ایک حصہ اس طرح منہدم ہو گیا کہ بقیہ عمارت خوفناک اور ناقابل استعمال ہو گئی۔ اس پر کچھ وقت گذر گیا دوبارہ تعمیر نہ ہو سکی۔ لیکن بالآخر صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مقامی جماعت کو توجہ دلائی اور انہوں نے دوبارہ چندہ کر کے اس تاریخی عمارت کو بحال کیا اور ابھی حال ہی میں یعنی ۳۰ جون ۱۹۷۳ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے [illegible] وزیر اعلیٰ صوبہ میسور اور اس تقریب کے مہمان خصوصی کی موجودگی میں اس حال کی رسم افتتاح فرمائی۔ مسٹر جے۔ پی ستیلی اور ہندوستانی سفیر مقیم صومالیہ بھی اس تقریب میں شریک تھے اس حال کی یہ خصوصیت تھی کہ حضرت سیٹھ صاحب نے اس کے ابتدائی افتتاح کے موقعہ پر اعلان کیا تھا کہ یہ حال ہر مذہب وملت کے عقائد کی اشاعت کے لئے کھلی رہے گی۔ بشرطیکہ اس اشاعت میں شرک کی تعلیم شامل نہ ہو یہی وجہ ہے کہ یہ ہال اب بھی غیر مسلموں کے لئے توحید کی اشاعت کے لئے استعمال ہو سکتی ہے۔ نیز بین المذاہبی اتحاد اور امن ودوستی کی تحریکوں کے لئے بھی اس کے دروازے کھلے ہیں۔ اب جبکہ ہال اپنی سابقہ شکل وصورت پر بحال کر دیا گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ وہ تحریرات بھی لکھوا دی جائیں تاکہ ان کا افادی پہلو قائم رہے۔

حضرت سیٹھ صاحب کو سب سے بڑا فکر اس بات کا رہتا تھا کہ کسی طرح اپنی سوتیلی والدہ صاحبہ اور سوتیلے بھائیوں کو احمدیت کے حلقہ بگوش کریں۔ اور وہ ہر موقعہ پر انہیں تبلیغ کرنے اور اپنی سوتیلی والدہ صاحبہ کی جو کہ آغا خان کی مرید تھیں، ہر طرح سے خدمت کرتے ایک دفعہ جب وہ انہیں تبلیغ کر رہے تھے تو ہماری دادی جان کو جو کہ پان کھانے کی عادی تھیں۔ پان کی پیک پھینکنے کی [illegible] محسوس ہوئی۔ اگالدان کہیں قریب نہ تھا اس خیال سے کہ انہیں اٹھنے میں تکلیف ہو گی اپنے ہاتھوں کو پیالے کی شکل میں بنا کر سامنے کیا اور فرمایا کہ اگالدان حاضر ہے۔ جب دادی جان صاحبہ نے انکار اور تکلف کیا۔ اور خادمہ کو آواز دی کہ اگالدان ڈھونڈ لائے تو قبلہ والد صاحب نے خادمہ کو واپس کر دیا۔ اور باصرار دادی جان کو اپنا دستی اگالدان استعمال کرایا۔ جہاں ایک طرف خدمت والدین کا یہ حال تھا۔ وہاں انہیں ہمیشہ یہ تلقین کرتے رہتے۔ کہ آغا خان کو دو پیسے کی تحصیلی ثواب کی امید میں دینے سے ہزار درجہ زیادہ بہتر ہے کہ آپ زکوٰۃ ادا کریں۔ جو اسلام کا بنیادی حکم ہے۔ اور جس کا رواج اسماعیلیہ جماعت میں ان کے امام نے قائم کر رکھا ہے۔ یہ احکام شریعت میں ایک طرح کی دخل اندازی ہے۔

قبلہ والد صاحب کی عام اسکولی کی تعلیم کے اعتبار سے جو تعلیم تھی۔ وہ کوئی اعلیٰ درجہ کی نہیں تھی۔ محض کاروباری ضروریات کے لئے کافی تھی۔ مگر احمدیت کے مطالعہ کے شوق میں انہوں نے [illegible] انگریزی پر عبور کی طرح قدرت [illegible] یہاں تک کہ سینکڑوں [illegible] اور ٹریکٹ اور کتابیں ہر دو زبانوں میں [illegible] وتالیف کر کے دنیا کے کونے کونے میں پہنچائے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے بذریعہ خواب ان کو بشارت دی کہ تمہیں اللہ تعالےٰ کے حضور ان زبانوں میں M.A کی ڈگری عطا ہوئی ہے۔ چنانچہ جب وہ اپنے عزیزوں سے ملتے جو کہ انہیں پاگل یا M.A.D کہا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے تمہارے دیئے ہوئے لقب کی یہ تعبیر بتائی ہے کہ M.A.D M.A. Degree کے مترادف ہے سبحان اللہ۔

والد صاحب محترم کے تبلیغی جوش کی تقلید ان کے چھوٹے فرزند یوسف احمد الہ دین نے کی ہے اور کتابوں اور ٹریکٹوں کو دنیا کے مختلف حصوں میں پہنچانے کی روایت کو برقرار رکھا ہے گو کہ ان میں تصنیف وتالیف کا رجحان نہیں انہیں ایک مدت سے مالی مشکلات کا سامنا ہے [illegible] تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست کرتی ہوں کہ اس مبارک مہینے میں اور اس کے بعد بھی ان کے رزق کی فراخی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔ نیز میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ کی لڑکی مبارکہ جو کہ گذشتہ ۳۵ سال سے ایک نہایت موذی مرض میں مبتلا ہو کر اپنے والدین کے لئے سخت پریشانی کا باعث ہے۔ انکی بیماری سے [illegible] کے لئے دعا فرمائیں نیز ان تمام قریبی رشتہ داروں کی ہدایت کے لئے دعا فرمائیں جو راہ راست سے دور ہیں یا دور ہو گئے ہیں جن کے لئے محترم والدین دن رات دعا کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو [illegible] قائم کرے

آخر میں میں اپنے محترم پیارے والدین کی بلندی درجات اور رضائے الٰہی وقرب الٰہی کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اسی طرح میں ان تمام بھائیوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو میری درخواست پر میرے محترم والد صاحب بزرگوار اور میری والدہ محترمہ کے لئے دعائیں کرتے رہے ہیں اور ان کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جو بغیر میری تحریک کے خود ہی اپنی محبت وخلوص [illegible] ان کو میرے والدین سے ہے اپنی طرف سے دعائیں کرتے رہتے ہیں اللہ تعالےٰ انہیں بھی جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں [illegible] ⁂

ہم [illegible] افسوس کہ محترمہ کا یہ مضمون [illegible] کے بعد موصول ہوا تاہم [illegible] وقت بھی میسر آجائے غنیمت ہے [illegible] قبولیت دعا کا در [illegible]

⁂

نتیجہ امتحان لجنات اماء اللہ بھارت ۱۹۷۲ء

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنات بھارت کے سال ۱۹۷۲ء کے لئے تربیتی کے متعلق اسلامی تعلیم (کتابچہ) پہلا پارہ نصف باترجمہ، سجدہ تلاوت قرآن مجید کی دعا اور آخری دس سورتیں بترجمہ قرآن مجید کی حفظ کرنا، کورس مقرر کیا گیا تھا۔ جس کا امتحان ماہ جولائی میں لیا گیا۔ دس لجنات نے حصہ لیا جنکا نتیجہ درج ذیل ہے۔ محترمہ صدیقہ الہ دین صاحبہ سکندرآباد ۹۱ نمبر لے کر اول۔ عزیزہ امۃ الرفیق بنت مولوی بشیر احمد صاحب باجوہ قادیان ۷۵ نمبر لے کر دوم اور عزیزہ نصرت پروین بنت محمد دین صاحب بدر قادیان ۷۱ نمبر لے کر سوم آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بابرکت کرے اور آئندہ سال کے امتحان میں اس سے زیادہ لجنات کو شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ:۔ سندات شائع کرائی جارہی ہیں۔ انشاء اللہ جلد بہنوں کو بھجوائی جائیں گی۔

(امۃ القدوس صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ قادیان:۔

نمبر شمار	نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الرشید بنت محمد ابراہیم صاحب	۳۷
۲	" امۃ اللطیف " عبدالرحیم صاحب	۷۰
۳	" فرحت سلطانہ بشیر احمد صاحب گھنیالیاں	۵۵
۴	" مبشرہ بیگم بنت قریشی فضل حق صاحب	۶۱
۵	" نصیرہ بدر " مولوی محمد حفیظ صاحب	۶۴
۶	" امۃ العلیم " مستری محمد حسین صاحب	۶۴
۷	" صبیحہ سلطانہ " مولوی عبدالقادر "	۵۹
۸	" امۃ المنیر " عبدالرشید صاحب نیاز	۶۵
۹	" امۃ الوحید شوکت بنت چوہدری محمد احمد صاحب	۵۹
۱۰	" امۃ المجید بنت غلام ربانی صاحب	۴۵
۱۱	" حمیدہ نصرت " محمد شفیع صاحب عابد	۴۹
۱۲	" امۃ الرفیق بنت مولوی بشیر احمد صاحب دوم	۷۵
۱۳	" عزیزہ جمیلہ اکبر بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	۶۸
۱۴	" امۃ المجیب " عبدالرحیم صاحب مرحوم	۳۵
۱۵	" نعیمہ بشریٰ " مولوی محمد حفیظ صاحب	۶۲
۱۶	" نصیرہ بیگم " شریف احمد صاحب ڈوگر	۵۴
۱۷	" نافعہ بیگم " عبدالسلام صاحب	۴۱
۱۸	" بشریٰ شہزادی " بدرالدین صاحب عامل	۶۶
۱۹	" رشیدہ سلطانہ " چوہدری عبدالحی صاحب	۴۷
۲۰	" سلیمہ بیگم بنت احمد حسین صاحب	۶۹
۲۱	" بشریٰ بیگم " محمود احمد صاحب مبشر	۶۴
۲۲	" نصرت بیگم " شریف احمد صاحب چوہدری	۴۳
۲۳	" امۃ الحفیظ " غلام ربانی صاحب	۶۲
۲۴	" امۃ الرشید بنت بشیر احمد صاحب سندھی	۴۳
۲۵	" مریم سلطانہ اہلیہ مولوی شبیر احمد صاحب	۴۶
۲۶	" امۃ الکریم کوکب بنت صاحبزادہ صاحب	۵۵
۲۷	" ناصرہ سلطانہ " مستری دین محمد "	۵۸
۲۸	" امۃ المنیر منصورہ " مولوی بشیر احمد صاحب	۵۱
۲۹	" امۃ الرشید نرگس " یونس احمد صاحب اسلم مرحوم	۶۴
۳۰	" امۃ الرحمٰن بنت مولوی بشیر احمد صاحب خادم	۵۰
۳۱	" نصرت بیگم " محمد دین صاحب بدر سوم	۷۱
۳۲	عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ بنت مولوی عبدالحمید صاحب مومن	۶۴
۳۳	" ساجدہ ثریا بنت قاضی عبدالحمید صاحب	۶۴
۳۴	" شکیلہ پروین " فضل الٰہی خان صاحب	۴۲
۳۵	" امۃ الکریم " بنت مستری محمد دین صاحب	۵۳
۳۶	" نسیم اختر بنت بشیر احمد صاحب کالا افغاناں	۵۵
۳۷	" عائشہ سلطانہ اہلیہ نعیم احمد صاحب	۶۷
۳۸	" ناصرہ بیگم بنت شریف احمد صاحب ڈوگر	۶۵
۳۹	" امۃ العزیز ساجدہ بنت یونس احمد صاحب مرحوم	۶۰
۴۰	" جمیلہ سلطانہ بنت چوہدری عبدالحی صاحب	۵۴
۴۱	" فاطمہ زہرہ " محمد احمد صاحب نسیم	۵۵
۴۲	" منورہ سلطانہ " چوہدری سعید احمد صاحب	۵۶
۴۳	" بشریٰ صادقہ " منظور احمد صاحب چیمہ	۵۸
۴۴	" ساجدہ رحمان " حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب	۶۸
۴۵	" جمیلہ سلطانہ بنت مولوی عبدالقادر صاحب دہلوی	۶۶
۴۶	" نصرت بیگم " محمد سعید صاحب انور	۶۴
۴۷	" رفعت النساء بنت عمر الدین صاحب	۵۴
۴۸	محترمہ نصرت بیگم قریشی	۵۶
۴۹	" آمنہ بیگم اہلیہ مرزا محمد زمان صاحب	۵۶
۵۰	" ہدایت بی بی اہلیہ محمد احمد صاحب	۶۸

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

نمبر شمار	نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
۱	محترمہ ناصرہ بیگم اہلیہ مولوی سراج الحق صاحب	۴۲
۲	" امۃ المجیدہ اہلیہ سیٹھ رشید احمد صاحب اسلم	۴۶
۳	" محمودہ بیگم اہلیہ سیٹھ محمد الیاس صاحب	۵۰
۴	" امۃ العزیز شاہناز بنت عبداللہ صاحب بی ایس سی	۵۰
۵	" میمونہ بیگم اہلیہ عبدالحفیظ صاحب	۵۶
۶	" مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ عزیز خاں صاحب	۵۱
۷	" محمودہ بیگم اہلیہ عبدالحمید صاحب انصاری	۵۳
۸	" امۃ الحمید بنت سید منظور احمد صاحب	۴۵

لجنہ اماء اللہ سکندرآباد

نمبر شمار	نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
۱	محترمہ صدیقہ الہ دین صاحبہ اول	۹۱
۲	" رحمت سلطانہ صاحبہ	۴۳
۳	" حمیدہ بانو صاحبہ	۳۳
۴	" سلطانہ بیگم صاحبہ	۳۳

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

۱	محترمہ امۃ الباری صاحبہ	۵۰
۲	" مبارکہ مریم صاحبہ	۳۹

لجنہ اماء اللہ کلکتہ

۱	محترمہ حسن پروین صاحبہ	۴۹
۲	" شاہینہ پروین "	۴۲

لجنہ اماء اللہ شموگہ

۱	محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ	۴۴
۲	" خورشید بیگم "	۳۵

لجنہ اماء اللہ برہ پورہ بھاگلپور

۱	محترمہ طلعت جہاں صاحبہ	۴۵

لجنہ اماء اللہ یادگیر

۱	محترمہ صبیحہ افسر صاحبہ	۶۱
۲	" سہیلہ طیبہ صاحبہ	۶۹
۳	" امۃ المتین فرزانہ صاحبہ	۶۴

لجنہ اماء اللہ بنگلور

۱	محترمہ فاطمہ بشریٰ صاحبہ	۴۳
۲	" صفیہ سلطانہ صاحبہ	۵۵
۳	" زیب جاوید صاحبہ	۵۴
۴	" سلیمہ خاتون صاحبہ	۵۲
۵	" ناصرہ بیگم صاحبہ	۵۷

لجنہ اماء اللہ رانچی

نمبر شمار	نام ممبرات	نمبر حاصل کردہ
۱	محترمہ انیسہ بیگم صاحبہ	۴۱
۲	" ثریا جاوید "	۲۸
۳	" حامدہ سجاد "	۵۸
۴	" زیبا احمد "	۲۷

لجنہ اماء اللہ پنگال

۱	محترمہ رحمت بیگم صاحبہ	۵۴

لجنہ اماء اللہ کیرنگ

۱	محترمہ عالم آراء بیگم صاحبہ	[illegible]
۲	" منصورہ بیگم "	۵
۳	" زبیدہ بیگم "	۴۷
۴	" خدیجہ بیگم "	۳۵
۵	" رابعہ بیگم "	۴۹
۶	" حمید بیگم "	۳۵
۷	" حدیثہ بیگم "	۴۲
۸	" لطیف بیگم "	۳۸
۹	" بشیرہ بیگم "	۳۷
۱۰	" ہاجرہ بیگم "	۴۳
۱۱	" رحمت بیگم "	۳۰
۱۲	" نعیمہ بیگم "	۴۷

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے خالو مکرم عزیز احمد صاحب پر فالج کا دہرا حملہ ہوا ہے۔ اور حیدرآباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ درویشان اور احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

موصوف نے درویش فنڈ میں پانچ روپے جمع کروائے ہیں۔ خاکسار۔ محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

(۲) خاکسار کے دوست مکرم عابد الصمد صاحب تماپوری کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے اور باعزت روزگار ملنے کے لئے تمام بزرگان و احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار کے جملہ مقاصد حسنہ میں کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار محمد عمر تماپوری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

(۳) خاکسار عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہے دوا معالجہ جاری ہے مکمل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار۔ نور محمد شاہ احمدی آف بھدرک

(۴) خاکسار کا چھوٹا لڑکا جلال الدین کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ مسلسل علاج کرا رہا ہوں کامل و عاجل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار بڑا اسمٰعیل کیرنگ (اڑیسہ)

عالمی توجہ کا مرکز ــــ نہرِ سویز

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اس لئے مبارک ہے وہ شخص جو ان باتوں پر سنجیدگی سے غور کرتا ہے اور اپنی عاقبت کو سنوار لینے کی طرف جلد متوجہ ہوتا ہے ــــ !!

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

(المسیح الموعودؑ)

حضرت امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں انگلستان و یورپ کا جو للّٰہی سفر کیا ہے، جس کسی کو اس سفر کی تفصیلات معلوم ہوئیں اس نے اس پر قلبی مسرت کا اظہار کیا۔ لیکن احمدیت کے نکتہ چینوں نے اس پاکیزہ سفر کو بھی جماعت اور اس کے مقدس امام پر گند اُچھالنے کا موضوع بنالیا۔ جو حق کی عداوت اور حسد و بغض کا لازمی نتیجہ ہے۔ باوجودیکہ حضور کی ربوہ سے روانگی سے واپسی تک تمام سفر کی مکمل ڈائری سلسلہ کے اخبارات میں چھپتی رہی پھر بھی اس کو غلط رنگ دے دینا اپنے ہی خبثِ باطن کا اظہار ہے۔ جیسا کہ بنگلور کے اخبار "نشیمن" نے حسبِ عادت ۴ اکتوبر کی اشاعت میں کیا۔

جیسا کہ ہم ابھی عرض کر چکے ہیں حضور انور کا یہ سفر محض للّٰہی تھا۔ چنانچہ سفر پر روانگی سے دو روز قبل حضور نے اس سفر کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ــــ "یہ سفر محض اس لئے اختیار کیا جا رہا ہے کہ تا یورپ میں اسلام کی تبلیغ اور قرآن مجید کی اشاعت کے وسیع سے وسیع تر کرنے کے منصوبوں کا اور وہاں پر ایک اعلیٰ قسم کا پریس قائم کرنے کے امکانات کا جائزہ لیا جا سکے۔" (بدر ۲ اگست ۱۹۷۳ء صـ۱)

اس کے بعد جب حضور انگلستان پہنچے اور صبح شام خدمت و اشاعتِ اسلام کے کام کو جاری رکھا تو اسی دوران ماہِ جولائی کے آخری ہفتہ میں ایک موقعہ پر وہاں کے اخبار یارک پوسٹ اینڈ آرگس کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے خدمتِ قرآن کے بارہ میں اپنے جن پاکیزہ دلی خیالات کا اظہار کیا وہ نہایت درجہ قابلِ قدر اور حقیقت شناسی کے آئینہ دار ہیں۔ حضور نے قرآن مجید کی اشاعت کو اپنی زندگی کا مشن قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

"میری زندگی کا مشن یہ ہے کہ قرآن مجید کو جس میں تمام علوم کے خزانے بھرے ہوئے ہیں دُنیا بھر میں ہر فرد بشر کے ہاتھوں تک پہنچا دوں۔"

حضور نے فرمایا:-

"حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ مسیح جس کی تعلیم ایک محدود اور مخصوص قوم کے لئے نازل ہوئی تھی، اس کے ماننے والوں نے تو اس کی کتاب کو کروڑوں کی تعداد میں چھپوا کر اتنا پھیلایا اور تقسیم کیا کہ ہوٹلوں کے کمرے کمرے میں اسے رکھوایا گیا۔ لیکن کتنے درد کی بات ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہونے والے علم و معرفت کے خزانے یعنی قرآنِ کریم کو مسلمانوں نے دوسروں تک پہنچانا تو درکنار اپنوں کے ستر فیصدی گھرانے بھی اس نعمت سے محروم رہے۔ ان میں سے جن لوگوں کے پاس یہ خزانہ پہنچا اکثر نے اسے تعویذ کے طور پر رکھ لیا یا طاق کی زینت بنا دیا۔

پس میری زندگی کا مشن یہ ہے کہ قرآنِ کریم کو کروڑوں کی تعداد میں شائع کر کے نہ صرف ہر مسلمان بلکہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں تک بھی پہنچا دوں۔ جو قرآن نہیں پڑھ سکتے ان کو ناظرہ پڑھانے کا انتظام کر دوں اور جو ناظرہ پڑھ سکتے ہیں اُن کو ترجمے سے پڑھانے کا بندوبست کر دوں تا قرآنِ عظیم کے ذریعے ایک بار پھر اسلام کی شوکت دُنیا میں قائم ہو۔ لیکن یہ بات آپ یاد رکھیں کہ ہم کسی قسم کے دنیوی جاہ و جلال کے متمنی نہیں ہیں۔ یہ کام ہم محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔ کسی کے طعن یا داد کی ہمیں پرواہ نہیں!"

(بدر ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۳ء صـ۲)

یہ ہے حضور اقدس کے اس للّٰہی سفر کی ایک جھلک۔ حضور کا یہ سارا سفر ایسا اہم، ممتاز اور نتیجہ خیز ہے کہ ہر وہ شخص جسے اسلام سے پیار ہے، قرآن کو دل کی غذا جانتا ہے، الحمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے، وہ تو اس سفر کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ لیکن جو لوگ دینِ اسلام کی تبلیغ اور بیرونی ممالک میں مؤثر رنگ میں قرآنِ کریم کی اشاعت کی خدمت سے از خود بے نصیب اور محروم ہیں وہ محض حسد اور بغض کی راہ سے حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس سفر کو بُرے رنگ میں پیش کرتے ہیں ؎

كَضَرَائِرِ الْحَسْنَاءِ قُلْنَ لِوَجْهِهَا
حَسَدًا وَّ بُغْضًا اِنَّهٗ لَذَمِيْمٌ

گندی فطرت کے لوگ ہمیشہ ہی سے ایسا کرتے آئے ہیں۔ اور بنگلور کے اخبار نشیمن کا تو وطیرہ ہی یہ بن چکا ہے۔ اُسے شورش کاشمیری کی قے چاٹنے کی عادت ہے۔ اپنی عاقبت سے بے پرواہ ہو کر بس آنکھیں بند کر کے اُسی سنڈاس میں کودنے کے لئے ہر دم تیار رہتا ہے جو شورش تیار کرتا رہتا ہے۔ اس کا مقالہ نگار یُوں تو اپنے تئیں مسلمان جانتا اور قرآنِ مجید کو کتاب ھُدیٰ بتاتا ہے۔ لیکن جہاں تک مسلمانی کا تعلق ہے یا قرآنِ مجید کی اعلیٰ تعلیمات کو اپنی عملی زندگی میں جگہ دینے کی بات ہے مقالہ نگار اس سے بکلی تہی دامن معلوم ہوتا ہے۔ اگر اس شخص کا اسلام سے کچھ بھی لگاؤ ہوتا تو کم سے کم مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "کفٰی بالمرءِ کذبًا اَن یحدّث بکلِ مَا سمع۔" پر عمل کرتے ہوئے اپنے قلم کو بلا تحقیق شورش کاشمیری کی ڈگر پر چلاتے چلے جانے سے ہزار بار روکتا۔ یا اگر اس نے کبھی قرآن کریم بغور پڑھا ہوتا اور اس پر عمل کرنے کی نیت ہوتی تو ایسی بہتان طرازی سے پہلے سورت نور کی ابتدائی ہدایات کو کبھی نظر انداز نہ کیا ہوتا مگر عجیب مسلمان ہیں یہ جو قرآنِ کریم کی اُسی سورت کو پس پشت ڈال رہے ہیں جس کی پہلی آیت ہی یہ ہے کہ سورۃ انزلنٰھا و فرضنٰھا و انزلنا فیھا اٰیٰتٍ بیّنٰتٍ لعلّکم تذکّرون۔ (سُورۃ النّور) بہرحال ہمیں نہ تو شورش کاشمیری کی بہتان طرازی پر افسوس ہے اور نہ ہی اس کی نقل کرنے والے نشیمن بنگلور کی یاوہ گوئی پر۔ کیونکہ ایسا کرکے دونوں نہ تو احمدیت کا کچھ بگاڑ سکے ہیں۔ اور نہ آئندہ کچھ بگاڑ سکیں گے۔ البتہ اس سے ان کا اندرونہ دنیا پر ضرور ظاہر ہو گیا ہے۔ ایسے ہی بے لگام بہتان طراز مخالف کو مخاطب کر کے مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ پہلے ہی فرما چکے ہیں اور حق بات بھی یہی ہے کہ ؎

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود
خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

اخبارِ قادیان

مورخہ ۲۳/۱۰ کو مکرم محمد فضل کریم صاحب اپنے لڑکے اور بہو سمیت ڈھاکہ (بنگلہ دیش) سے قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ امید ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان تک ہی جگہ قیام رکھیں گے۔

قادیان۔ مورخہ ۲۵ اکتوبر۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب نابینائی درویش کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نومولود بچے کو نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے اور لمبی عمر عطا کرے۔

مورخہ ۲/۱۱ کو مکرم بشیر الدین صاحب آف تارا کوٹ ضلع کٹک، مدرسہ احمدیہ میں وہاں کے ایک طالب علم عزیز معراج علی کو داخل کرنے کے لئے اپنے ساتھ لائے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کا قادیان آنا ان کے لئے برکتوں کا موجب بنائے۔

قادیان میں جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش تاحال امرتسر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احباب اُن کے لئے اور دیگر جملہ بیماروں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے آمین۔

لازمی چندہ جات

لازمی چندہ جات یعنے چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بُنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود رکھی ہے۔

موجودہ زمانہ میں چندوں کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دجالی طاقتوں کے مقابلہ کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ اسی لئے آپ نے چندوں کے بارے میں اتنی تاکید فرمائی ہے کہ اشتہار کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ جو شخص احمدیت کا عہد باندھ کر پھر تین ماہ تک الٰہی سلسلہ کی خدمت کے لئے کوئی چندہ نہیں دیتا اس کا نام بیعت کنندگان کے رجسٹر سے کاٹ دیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کو مزید بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

تحریکِ جدید کے بقایا دار احباب توجّہ فرماویں!

تحریک جدید کا مالی سال ۳۱ ر اخاء (اکتوبر) کو ختم ہو چکا ہے۔ جو احباب اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے اپنا چندہ تحریک جدید دورانِ سال میں ادا نہیں کر سکے ان کے لئے ابھی موقعہ ہے کہ وہ جلد از جلد ادائیگی کر دیں۔ وہ یہ خیال نہ کریں کہ بقایا دار تو ہو ہی گئے ہیں بعد میں ادا کر لیں گے۔ ایسے افراد کو توجہ دلاتے ہوئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"مجھے افسوس ہے کہ بعض لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ چونکہ اب مقررہ وقت گذر گیا ہے اس لئے جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے لوگ وقت کے گذر جانے پر اور بھی سُست ہو جاتے ہیں لیکن میرے نزدیک اس سے زیادہ بدقسمتی کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی کہ انسان پہلے تو کسی مجبوری کی وجہ سے نیکی سے محروم رہے اور بعد میں بے ایمانی کی وجہ سے نیک کام میں حصّہ نہ لے سکے .... حالانکہ جو لوگ مجبوری کی وجہ سے کسی نیک کام میں شریک ہونے سے محروم رہتے ہیں۔ وہ بعد میں اپنی کوتاہی کا ازالہ کر دیں تو بہت کچھ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن کوتاہی کا ازالہ نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حصّہ نہیں لے سکتے۔ پس میں اُمید کرتا ہوں کہ جو دوست اب تک تحریکِ جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے وہ اب جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اوّل تو کوشش کریں اس مہینہ میں ان کا چندہ ادا ہو جائے .... تا وہ اللہ تعالیٰ کے حضور ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو سباق کی رُوح اپنے اندر رکھتے ہیں اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔" (فرمودہ ۲۴ ر اگست ۱۹۵۶ء)

اللہ تعالیٰ جملہ بقایا داروں کو اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف قریباً ۲½ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اُمید ہے احبابِ جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان برکات سے وافر حصہ پانے کی سعادت بخشے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ میں شامل ہونے والے دوستوں کے لئے دُعائیں فرمائی ہیں آمین۔

چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندوں میں سے ہے۔ جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے یا سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ مقرر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ازبس ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہٰذا جملہ احبابِ جماعت و عہدیداران مال اور مبلغین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔ تمام عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ کوشش کر کے چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی وصولی فرما دیں تاکہ جملہ رقوم مرکز میں بھجوا سکیں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احبابِ جماعت کو اس کی توفیق بخشے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

امتحان کتاب "دعوۃ الامیر"

۱۱ ر نبوت ۱۳۵۲ ہش بمطابق ۱۱ ر نومبر ۱۹۷۳ء

قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال کتاب "دعوۃ الامیر" کے ابتدائی ۱۵۷ صفحات کا امتحان ہوگا۔ جہاں پانچویں دلیل ختم ہوتی ہے۔ تاریخ امتحان ۱۱ ر نبوت ۱۳۵۲ ہش بمطابق ۱۱ ر نومبر ۱۹۷۳ء مقرر کی گئی ہے۔ اور تمام جماعتوں کو پرچہ جات بھی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔

جملہ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ، سیکرٹریانِ تربیت اور مبلغین کرام اور معلمین صاحبان سے درخواست ہے کہ بعد از امتحان حل شدہ پرچہ جات جلد سے جلد مرکز میں ارسال فرما کر ممنون فرما دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواست ہائے دُعا

(۱)۔ مکرم سید فریدالدین شاہ صاحب قادری رام کیور ضلع کٹک اڑیسہ اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ جا رہے ہیں۔ ساتھ میں بھاوج صاحبہ بھی ہیں سفر و مقاصد میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں — (۲)۔ مکرم محمد عبدالنبی صاحب ہندی پنڈت گوری دیوی پیٹا کے لڑکے تاج الدین احمدی ہندی دو دن کا امتحان دے رہے ہیں۔ کامیابی کیلئے دعا کریں نیز اہلیہ کی زچگی ہونیوالی ہے دعا فرمادیں (مینجر بدر قادیان) — (۳) خاکسار اس ماہ کے آخر میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز کے زیر اہتمام CAIIB کے PART I کے امتحان میں شریک ہونیوالا ہے۔ اس لئے جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خاکسار کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمادیں (خاکسار سید ظفر احمد ابن سید کریم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ) — (۴)۔ خاکسار کے ہمزلف مکرم مکرم علی خانصاحب کئی دنوں سے علیل ہیں۔ معالجہ جاری ہے۔ تمام احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (احقر: فضل الرحمٰن۔ خوردہ)

ولادت

مورخہ $\frac{9}{73}$ ۹ کو خاکسار کے ہاں پہلی بچی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ کا نام "طاہرہ" رکھا گیا ہے تمام احباب و بزرگانِ سلسلہ سے نومولودہ کی صحت و سلامتی و خادمہ دین ہونے نیز والدین کیلئے قرۃ العین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبدالرشید ضیاء مبلغ جماعت احمدیہ مظفر پور۔

درخواستِ دُعا

میرے چھوٹے لڑکے منور احمد کی صحت کافی عرصہ سے بہت ہی خراب ہے۔ علاج جاری ہے تاحال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احبابِ جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے کامل شفا عطا کرے۔ خاکسار غلام محمد احمدی اندرا (آندھرا)

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں—!!

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA -12.

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں:

AUTO TRADERS
16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

فون نمبرز: 23-1652 / 23-5222

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"

ایک تصحیح

بدر مجریہ یکم نومبر ۱۹۷۳ء کے صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۷ میں سہو کتابت سے ۶۵-۱۹۶۴ء شائع ہو گیا ہے۔ اصل میں وہ ۶۵-۱۸۶۴ء ہے۔ احباب اس کے مطابق اپنے پرچہ جات میں تصحیح فرمالیں۔

(ایڈیٹر بدر)